

نڈائے خلافت

www.tanzeem.org

حجیم اسلامی کا پیغام
خلافت دائرہ کا فہام

13 ربیع المحرج 1443ھ / 15 فروری 2022ء



صلی اشاعت کا
وال سال 31

ترقیٰ ممعکوس

قرآن مجید نے مسلمانوں کا "امت وسط" کا لقب معاشرینا یا مگر ہماری بدعتی کا یہ عالم ہے کہ دنیا کی دوسری اقوام اپنے اپنے ہیں لا اقوامیت کا ہیں بلکہ چیزیں اور ہم مسلمان زندہ بذیں یہی تھے اتنے ہوئے سماںی، صوبی، قومی، علاقوںی اور مسلکی دائرے ہیں میں سنتے جا رہے ہیں۔ قرون الولی میں فارس کے سلمان (رض) جہش کے بال میں اور دنیا، قرآن کے صیرب (رض) قرآن کے اوپنیں جیسے، بسطام کے بازیز یہ نہیں، بخارا کے جہد نہیں، الکور کے سید علی یہ نہیں، امیر کے خواجہ نہیں الدین سنتے اس امت کے واکن میں ہذب ہوتے پہنچے گے۔ درہ علم کا احتفاظ آئے آیا، دنیا تھے کافی فرق محسوس ہوا، دن رنگ رکاوٹ پہنچے اور دل سلسی دیوار نہیں، بلکہ ان اب تو بہت باریں جاری رہ کر ان اپنے بھائی بندوں کو اور اپنے دیے افسر آتے ہیں کہ تم لا کھا جہا رہائی کو شکر کرو تم ہمارے بھائی ہو اور ہم جو ہیں اپنا ہیں مانتے۔ کیوں؟ اس لیے کہ تم سدھی ہو یا بخوبی ہو، تم جو جگہیں کھلاتے یا پہنچوں ہیں کہ جوں رہے تم بخوبی ہو یا سراںگی ہو۔ ہم جو ہیں قول کریں گے جب تم اپنا ہی، شیعہ، مقلد، غیر مقلد، دنیا تھابت کرو گے۔ اسے کہتے ہیں "برحث تحری" یا "ترقیٰ ممعکوس"۔ سلام نے قبائلِ جہد سے آغاز کی اور اپنے جہاد کاروں کو ہمین الاقوامی مرحد پر پہنچا دیا اور مسلمان (الاما شام اللہ) شاہزادوں کو چھوڑ کر گلزاریوں میں لے آگئے ہیں۔ یہ سب کیا ہوا ہے اور ہمیں سوچ بانجھ لئے لوئی تکری سیاست اور دم کی زینت کا جس نے بخوبی، بخشنودی اور بیشکوں کو مارا تھی ملک پر بیانی چکا کر دیا ہے۔ اب وہ خود اپنی اور برا فخر شہزادگانی

حدث فی

اس شمارے میں

دہشت گردی کی تیزی لہر اور.....

مرتفین کا انجام اور ہم

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل
پاکستانی حیثیت (اندرا ورکی پروجہ 4)

غصہ پی جانے کی عتمت اور.....

جزات کروار

حضرت امیر ورق جی (54)

آگ کا عذاب

عَنْ سَمْرَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى مُجَزَّتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوتِهِ)) (رواہ مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رض سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) اہل دوزخ میں بعض کو خنوں تک آگ جلانے کی اور بعض کو گھنٹوں تک اور بعض کو کمر تک اور بعض کو ہنلی کی بڑی تک۔“

تفسیری: اس حدیث میں قیامت کے دن سے اور دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے کیونکہ نبی ﷺ وضاحت فرمادی ہے ہیں کہ قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے خنوں، گھنٹوں اور کمر تک آگ پہنچ رہی ہوگی اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی گردن تک آگ پہنچ رہی ہوگی۔ چنانچہ عذاب کے لحاظ سے لوگ ایک دوسرے سے مقاومت ہوں گے اور ان کے مابین یہ تفاوت دنیا میں ان کے اعمال کے لحاظ سے ہوگا۔ ہم اللہ سے عافیت کے طلب کار ہیں۔

نظام کا نکات اور رات و دن کا بدلنا

الحمد لله (973)

سورة الفرقان آیات: 61، 2

تَبَرَّكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۖ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الْيَلَى وَالنَّهَارَ خَلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْكُرَ كَمْ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۗ

سورہ الفرقان کے آخری رکوع کی جن آیات کا مطالعہ ہم کرنے چلے ہیں (منتخب نصاب کے تیرے حصے کا دوسرا درس ان آیات کے حوالے سے ہے) ان میں بندہ موسیٰ کی تعمیر شدہ (mature) شخصیت و سیرت کے خصائص اور خدو خال کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ لیکن اس موضوع کو شروع کرنے سے پہلے رکوع کی ابتدائی دو آیات میں ایمان کے بارے میں قرآن حکیم کے فطیری استدلال کا خلاصہ بیان ہوا ہے:

آیت: ۱۹ (تَبَرَّكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۖ) ”بہت بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں رکھ دیا ایک چاند اور ایک روشن چاند۔“

یہاں سورج کے لیے ”سراج“ یعنی چراغ کا لفظ استعمال ہوا ہے اور چاند کو روشن بتایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اب تک یہ حقیقت انسان کے علم میں آچکی ہے کہ سورج کے اندر جلنے یا تحریق (combustion) کا عمل جاری ہے، جس کی وجہ سے وہ روشنی کے ساتھ ساتھ حرارت کا منبع بھی ہے جبکہ چاند مخصوص سورج کی روشنی کے انعطاف (reflection) کی وجہ سے روشن نظر آتا ہے اور اس میں کسی قسم کا عمل تحریق نہیں پایا جاتا۔ اس کی سطح ہماری زمین کی سطح سے ملتی جاتی ہے۔ اب تو انسان خود چاند کی سطح کا عملی طور پر مشاہدہ بھی کر چکا ہے۔

آیت: ۲۰ (وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الْيَلَى وَالنَّهَارَ خَلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْكُرَ كَمْ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۗ) ”اور وہی ہے جس نے دن اور رات کو بنادیا ہے ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا اُس کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزار بنتا چاہے۔“

دن، رات اور ان کا اُنٹ پھیر آیات الہیہ میں سے ہیں اور آیات الہیہ پر غور کرنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے علم اور اس کی قدرت و حکمت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ پھر جب انسان اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکردا کرتا ہے تو اسے کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کی توحید اس کی صناعی اور اس کی قدرت پر ولالت کرتا ہو جسوس ہوتا ہے۔

نہال نے خلافت

تا خلافت گئی بنادیا میں ہو پھر استوار
الاگھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگہ

تنظيم اسلامی کا ترجمان، نظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد رحوم

19 ربیع الاول 1443ھ جلد 91
21 فروری 2022ء شمارہ 07

حافظ عاکف سعید مدیر مستول

ایوب بیگ مرزا مدیر

فرید اللہ مرود ادارتی معاون

نگاران طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"وارالاسلام" میان روڈ، ہنگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
نون: 35473375-78 (042)

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے ماذل، ڈاؤن ایون، لاہور۔ 54700

نون: 35869501-03، فکس: 35834000 publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زیر تعاون

اندرون ملک..... 800 روپے

بیرون پاکستان

امریک، کینیڈا، اسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

افریقا، یورپ، ایشیا، امریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرام، منی آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی، بمن ندام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قوں نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون بخار حضرات کی تمام آراء

سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (قسط: 16)

پاکستانی معیشت کے خدو خال (انسدادِ سود کی جدوجہد - 4)

یہ تحریر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے ناظم اعلیٰ حافظ عاطف وحید صاحب، جو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ تحقیق کے انچارج اور تنظیم اسلامی کے سینئر رفیق بھی ہیں، کے ایک حالیہ انش رو یو سے ماخوذ ہے۔ حافظ عاطف وحید 2014ء سے مختلف عدالتوں میں سود کے خلاف کیس میں تنظیم اسلامی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس منکر اعظم کے خلاف جدوجہد پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین! مرکزی شعبہ نشر و اشاعت نے حافظ عاطف وحید صاحب کا یہ انش رو یو 2 فروری 2022ء کو ریکارڈ کیا تاکہ قارئین کے سامنے ربا کے خلاف جدوجہد کے حوالے سے تنظیم اسلامی کا کردار بھی واضح ہو کر سامنے آجائے اور قارئین جان لیں کہ سود نے پاکستان کی معیشت کو کس طرح تباہ و بر باد کیا، حقیقت یہ ہے کہ ربا پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل کی جڑ اور بنیاد ہے۔

(گزشتہ سے پیوستہ) جب 2013ء میں ربا کے خلاف تنظیم اسلامی کی اپیل فیڈرل شریعت کورٹ میں admit ہوئی تو اس میں جماعت اسلامی کے لوگ بھی آگئے۔ اس لیے کہ اس وقت عدالت کی جانب سے اوپن دعوت دی گئی کہ جو شخص بھی اس کیس میں کورٹ کو assist کرنا چاہے وہ اپنے آپ کو ایک پیشہ کے طور پر شامل کرو سکتا ہے۔ اسلام آباد کے کچھ لوگ بھی اس میں شامل ہوئے۔ عدالت کی جانب سے جو 14 سوالات دیے گئے تھے، ان کے جوابات تنظیم اسلامی نے جمع کروادیے۔ اس کے بعد اکاڈمیک اساعتمیں ہوئیں جن کے نتیجے میں کورٹ یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کرتی رہی کہ آیا ہم نے "ربا کی تعریف" سے شارٹ کرنا ہے اور پھر آگے بڑھنا ہے یا پھر کچھ فیصلے میں ہونے والی ریمانڈ جمیٹ کے contentions کو ایڈ ریس کرنا ہے۔ اس میں سب سے اہم Contention یہ تھی کہ کیا یہ کورٹ اس کیس کو سننے کی اہل بھی ہے یا نہیں ہے۔ اس پر ابتداء میں قیصر امام صاحب نے بڑے اچھے دلائل دیے لیکن درمیان میں پھر کچھ اور طرف کیس چلانا شروع ہو گیا۔ پھر 2014ء سے لے کر

2018ء تک سماحت میں طویل دورانیہ کے وقہ آنا شروع ہو گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کبھی کوئی چیف جسٹس ریٹائر ہو جاتا اور پھر نیائخ بننے میں وقت لگ جاتا، پھر جب سماحت شروع ہوتی تو پتا چلتا کہ نیائخ کے کسی اور ممبر کی ریٹائرمنٹ قریب آگئی ہے۔ اب تک کم از کم تین مرتبہ یہ بیان ٹوٹ کے بنا ہے۔ آخری بیان 2020ء میں بنایا ہے جس میں ڈاکٹر انور شاہ شامل ہوئے، جس کے مکن زئی صاحب چیف ہیں۔ اس تین رکنی نیائخ کے ذریعے گواجا جو کم از کم requirements ہوتی ہیں وہ پوری کی گئیں ہیں۔ آئین کی اصل پروٹ کے مطابق یہ نیائخ ابھی پورا نہیں ہے۔ اس آخری نیائخ میں گزشتہ ساری بحثیں اپنیں ہیں۔

ان کا موقف یہ ہے کہ چونکہ آئین میں اس کا تذکرہ پرنسپل آف پالیسی میں آیا ہوا ہے اور پرنسپل آف پالیسی کوئی justiciable پرنسپل نہیں ہوتے بلکہ یہ گائیڈنگ پرنسپل ہوتے ہیں۔ لہذا اس کی بنیاد پر کورٹ کسی کو instructions نہیں دے سکتی کہ آپ یہ کریں بلکہ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ ربا کو اپنے طریقے سے ختم کرے اور اس کی جگہ نئی legislation کرے۔

ان کا دوسرا موقف یہ ہے کہ ہم نہیں کہتے کہ ربا حلal ہے بلکہ بالفرض ہم مان بھی لیں کہ ربا حرام ہے البتہ جہاں تک بینک انٹرست کا تعلق ہے تو اس حوالے سے ماضی کے عدالتی فیصلوں میں عدالت نے خود ہی اسلامک فناں کو 'متعارف' کروا یا ہے۔ اس بنیاد پر ہم نے اسلامک فناں کو پرمولٹ کرنے کے لیے بڑی محنت اور کوشش کی ہے۔ اس کے لیے ڈیپارٹمنٹس بن رہے ہیں، اسلامک فناں کے لیے breathing space کو ہم بڑھا رہے ہیں جس کی وجہ سے ہر بندک اپنی اسلامک windows اور پن کر رہا ہے اور بہت سے اسلامک بنکس کو اپنے activities کے لیے لاٹسنٹس بھی دیے ہیں اور ہم پورے عالم اسلام میں اس مسئلے میں stand out کرتے ہیں، کسی جگہ اتنا کام نہیں ہوا جتنا ہم نے کیا۔ یہ سب آپ کے ہی کہنے پر ہوا اور نہ اسلامک فناں کی ضرورت کیا تھی۔ لہذا یہ بات کہنا بند کر دیں کہ بندک انٹرست رہا ہے۔

جہاں تک jurisdiction کا معاملہ ہے تو اس پر جو دلائل سلمان اکرم راجہ نے دیے تھے انہی دلائل کی بنیاد پر اثاری جزل کی طرف سے submission میں ایک تحریر آگئی تھی لیکن اس پر اثاری جزل کے سائز نہیں تھے، کسی ڈپٹی کے سائز تھے۔ تنظیم اسلامی نے اپنی طرف سے اس کا بھی جواب submit کر دیا اور کہا کہ ان پوائنٹس پنچھے کورٹ نے اس مصلحت کے تحت نئے اثاری جزل کو بھی اپنا

کرنے کی کوشش کی تو نئے اثاری جزل خالد جاوید کی طرف سے موقف سامنے آگیا کہ ہم اس jurisdiction کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہم نے اعتراض اٹھایا کہ حکومت کے پہلے اثاری جزل تو jurisdiction تسلیم کر چکے ہیں اب حکومت اپنے موقف سے کیوں پھر رہی ہے۔ پنچھے کورٹ نے اس مصلحت کے تحت نئے اثاری جزل کو بھی اپنا

ضرورت ہے

مرکزی ناظم نشر و اشاعت "ندائے خلافت" میں اپنا تحریر کر دہ اداریہ کی معمولی ہک و اضافے کے ساتھ ویڈیو ریکارڈنگ کرواتے تھے۔ اب بڑھتی ہوئی مصروفیت اور بعض دیگر وجوہات کی بناء پر ان کے لیے یہ ذمہ داری ادا کرنا ممکن نہیں رہا۔ جو رفیق تنظیم یہ ذمہ داری رضا کارانہ طور پر ادا کرنے کی خواہش رکھتا ہو وہ درج ذیل نمبروں پر رابطہ کرے۔

برائے رابطہ: 042-35856304

وائس ایپ: 0312-7223117



ضرورت آفس اسٹینٹ Office Assistant

تنظیم اسلامی کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کو ایک Office Assistant کی ضرورت ہے۔

- امیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم FA۔
- اردو اور انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو۔
- اچھی Communication Skills کا حامل ہو۔
- لاہور کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔
- مناسب تنویر۔ رفیق تنظیم کو ترجیح دی جائے گی۔

قرآن اکیڈمی-K-36 مادل ٹاؤن لاہور

برائے رابطہ: 042-35856304

وائس ایپ: 0312-7223117

کی بنیاد پر ان کے آر گومنٹ میں یہ کمزوریاں ہیں اور ان کے آر گومنٹ Valid نہیں ہیں۔ اسی دوران 2020ء میں اسی بیان نے سات سوالات پر مبنی ایک نیا سوالنامہ بینکوں اور وزارت قانون اور دیگر سرکاری اداروں کو بھیجا ہے۔ اس سوالنامہ میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت نے اب تک اسلامی بینکاری میں کتنی پیش رفت کی ہے۔ دوسرا یہ کہ اس کا ٹائم فریم کیا ہونی چاہیے کہ مکمل ٹرانسفارمیشن کی سیٹھ کا ہم اندازہ کر سکیں اور پھر پتا چلے کہ اتنے سالوں سے اسلامک بینک پر جو کام ہو رہا ہے اس کا نتیجہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ سرکاری اداروں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسرے اسلامی ممالک کی روپورٹ بھی عدالت کو دیں کہ انہوں نے اسلامک بینکاری کی طرف کتنی پیش رفت کی ہے۔ اس سوالنامہ کا جواب بار بار سماحت کے سیشنز کے باوجود ابھی تک جمع نہیں کرایا گیا۔ کبھی اثاری جزل کی طرف سے جواب آ جاتا ہے کہ ہم اس پر ابھی کام کر رہے ہیں اور کبھی بینکوں کی طرف سے بات آتی ہے کہ ہم ابھی روپورٹ بنارہے ہیں۔ اس طرح اس معاملے کو اتویں میں ڈالا جا رہا ہے۔

جہاں تک jurisdiction کا مسئلہ ہے تو گمان یہی ہے کہ عدالت نے اس معاملہ پر اپنی تسلی کر لی ہے لیکن اس پر فیصلہ نہیں دے رہی۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ اگر انہوں نے ابھی فیصلہ دے دیا تو کئی دوسرے مسائل اٹھ کھڑے ہوں گے، فیصلے کے خلاف اپیل ہو جائے گی اور پھر معاملہ کسی اور طرف چلا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے دلائل سارے اکٹھ کر لیے ہیں لیکن اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا۔ گویا اس وقت جو وفاتی اداروں اور بینکوں کو یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ سات سوالوں کے جواب لا نکیں اور ان کی طرف سے جو دیر ہو رہی ہے اس پر کوئی Rapid Succession میں سماحت کی تاریخیں دے رہی ہے تاکہ ان پر پریشر بھی رہے اور جgett قائم ہو جائے کہ ہم نے آپ کو اپنے دلائل دینے کا کتنا موقع دیا ہے۔ اس سے وکلاء کو محسوں ہو رہا ہے کہ کوئی صحیح ڈائریکشن میں جا رہی ہے اور سیریس ہے۔ (جاری ہے)



حضرت پیغمبر کا الحجامت اور حرم

(سورہ الواقعہ کی آیات 41 تا 45 کی روشنی میں)



جامع مسجد شادمان ناؤں کراپچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ح کے 28 جنوری 2022ء کے خطاب جمعہ کی تخلیص

جہنم میں آگ ہی آگ ہے لیکن وہاں بھی عذابوں کی مختلف کیفیات ہیں۔ جب دنیا میں بھی شدید گرمی میں ہیز لوچتی ہے تو لوگوں کا برا حال ہو جاتا ہے، ان کو شدید پیاس لگتی ہے۔ تصور کیجئے جہنم کی گرمی اور جھلسادی نے والی لوکا اور وہاں لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ دنیا میں ایک مرتبہ بندہ جل جائے گا تو ختم ہو جائے گا۔ لیکن جہنم میں ایسا نہیں ہے۔ اللہ رب العالمین کلام فرماتا ہے کہ:

”یقیناً جو لوگ ہماری آیات کا کفر کریں گے ایک وقت آئے گا کہ ہم انہیں آگ میں جھونک دیں گے۔ اور جب بھی ان کی کھالیں جل جائیں گی ہم ان کو دسری کھالیں بدل دیں گے، تاکہ وہ عذاب کا مزاپکھتہ رہیں۔“ (النساء: 56)

سائنسی حقیقت یہ ہے کہ pain receptors ہمارے جسم کے وہ خلیات ہیں جو درد کو محسوس کرتے ہیں، وہ کھال کے اندر ہوتے ہیں۔ گوشت کے اندر نہیں ہوتے۔ تھائی لینڈ میں قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق ریسرچ کی گئی تو مان لیا گیا کہ قرآن بحق ہے۔ الحمد للہ۔ بنتار ہاہے کہ جہنم کی آگ میں جو لوگ ڈالے جائیں گے، ان کی کھال جب ایک مرتبہ جل جائے گی تو ایسا نہیں کہ معاملہ ختم ہو جائے گا بلکہ ان کی کھالیں بدل دی جائیں گے اور یہ بار بار ہو گا تاکہ وہ عذاب کا مزاپکھتہ رہیں۔

((اللهم اجر نامن النار)) اے اللہ! ہم سب کو آگ کے عذاب سے محفوظ فرم۔ اس مقام پر فرمایا:

»فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿٣﴾“ وہ ہوں گے تیز لو اور کھولتے ہوئے پانی میں۔“

جہنم کی گرمی، جھلساتی ہوئی تیز لو اور کھولتے ہو اپانی، یہ انجام ہو گا ان نافرمانوں کا جو دنیا میں الکتاب کا انکار

حساں میں؟ حالانکہ اصلاً اس پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ لہذا اس حوالے سے بھی اللہ تعالیٰ ہماری تربیت کے لیے دونوں اسلوب اپناتا ہے۔ یعنی انعام کی

تشویق بھی دلاتا ہے اور سزا کا خوف بھی دلاتا ہے۔ جہنم حق ہے اور جنت بھی حق ہے۔ اکثر کمی سروتوں کا خاص موضوع انذار آخرت ہے، آخرت کے حوالے سے لوگوں کو متنبہ کرنا، لوگوں کو تو جو دلانا ہے تاکہ روز قیامت کی جو بادی کا احساس پیدا ہو، اس دن کے اعتساب کا احساس پیدا ہو۔ دنیا کے اعتساب ناکام ہو سکتے ہیں لیکن رہت کائنات کے ہاں اعتساب ناکام نہیں ہوگا۔ روز مطہر

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

آج ہم ان شاء اللہ سورۃ الواقعہ کی آیت 41 سے 45 تک کا مطالعہ کریں گے۔ اس سے قبل ہم نے اسی سورت میں مقریبین اور اصحاب میمین کے بارے میں پڑھا اور ان کو مجرعتین میں گی ان کے بارے میں موضع انذار آخرت ہے، آخرت کے حوالے سے ہوں گے جن کو روز مطہر ایسے گروہ یعنی جاننا۔ آج ہم زیر مطالعہ آیات میں تیرے گروہ یعنی اصحاب الشماں کے بارے میں جانیں گے۔ یہہ لوگ ہوں گے جن کو روز مطہر ایسے گروہ یعنی ہمیں ہاتھ میں ان کا اعمال نامہ تھا دیا جائے گا جس کا واضح مطلب یہ ہو گا کہ انہوں نے پناخ کا نامہ جہنم کو بنایا ہے۔ قرآن مجید کا مستقل اسلوب ہے کہ اس میں اہل جنت اور اہل جہنم کا ذکر ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ تربیت کے لیے دونوں اسلوب ضروری ہیں۔ یعنی کسی شے کا شوق پیدا کر کے کسی عمل کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور بڑے انجام کا خوف دلائے کسی بات سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جب امتحانات آتے ہیں تو ہم بھی اپنے بچوں کو کبھی ذرا میٹھے میٹھے انداز میں تغییر و تشویق دلاتے ہیں اور کبھی ذرا ان کو آکھیں بھی دکھانا پڑتی ہیں اور اس حوالے سے ہم بڑے فکر مند ہوتے ہیں۔ چنانچہ تمام دوسری سرگرمیوں کو امتحانات کے دنوں میں روک دیا جاتا ہے چاہے وہ مٹی وی ہو، سارث فون کا استعمال ہو، کرکٹ کا معاملہ ہو یا سیر و سیاحت کا معاملہ ہو، حتیٰ کہ

ہم اس معاملے میں اتنے حساس ہیں کہ جب شادی بیاہ کے حوالے سے تاریخیں طے کی جاتی ہیں تو یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ وہ ایام نہ ہوں جن میں بچوں کے امتحانات چل رہے ہیں۔ لیکن ذرا غور کریں گے کہ جس مستقل امتحان سے ہم گزر رہے ہیں اس کے حوالے سے ہم کتنے یہی سخت عذاب جہنم میں تیار ہو گا۔ فرمایا:

»فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿٣﴾“ وہ ہوں گے تیز لو اور کھولتے ہوئے پانی میں۔“

رہا ہے کہ ہم کل کے دائی اور دردناک عذاب سے خود کو بچا لیں، اپنی اصلاح کر لیں۔ آخرت کے حساب کا خوف ہوگا تو بد اعمال سے بچیں گے، جنم کی طرف لے جانے والی حرکتیں چھوڑیں گے۔

یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا لیکن آج یہاں ظلم و احتصال ہے، قبضہ گیری ہے، رشوت ہے، کرپش ہے، مال حرام کا معاملہ ہے، لوگوں کی جائیداد یہ ہڑپ کرنے کا معاملہ ہے، وراشت میں بہن بیٹیوں کو حصہ نہ دینے کا معاملہ ہے، یقین بچپوں اور بچوں کا مال ہڑپ کر جانے کا معاملہ ہے، لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کرنا جائز منافع کا نہ کا معاملہ ہے، اقتدار میں آکر پوری قوم کو لوٹنے کا معاملہ ہے، فرانس کی رپورٹ کے مطابق کرپش میں ہمارا 1241 ویں نمبر ہے۔ یہ سب کچھ اس بات کا اشارہ ہے کہ ہمیں یوم الدین پر

امیر رکھتے ہیں۔ اگر وہ اتنا اہتمام کرتے ہیں جنم کی آگ سے بچ کا تو ہم گناہ کاروں کو لئا اہتمام کرنا چاہیے؟ آج ہماری ٹینشنز کی لست میں جنم سے بچ جانے والی ٹینشن کتنی ہے؟ پہلے بھی ذرا آچکا ہے کہ امت کی ماں اماں عائشہؓ ایک مرتبہ روئیں، اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: کیوں روئی ہو؟ وہ عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ ﷺ! جنم کی آگ کے خوف نے مجھے را دادیا۔ آج ہماری عورتیں اور مرد بھی روئے ہیں لیکن کس بات پر؟ گھر چھوٹا ہے، گاڑی پر انی ہے، فلاں کے بچے منگلے سکولوں میں پڑھ رہے ہیں، ہمارے معمولی سکولوں میں پڑھ رہے ہیں یا آج ہمارے رونے ہیں جبکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کا صل مسئلہ کیا تھا جس کی سب سے زیادہ ٹینشن تھی؟ صرف آخرت۔ کیا آج ہمارے رونگٹے بھی کھڑے ہوتے ہیں رزمختر کے خیال سے؟ لہذا اللہ ہمیں آج اسی لیے ڈرا

کرنے والے تھے، بدایت سے منہ مورثے والے تھے۔ سورہ الحجؑ میں آتا ہے کہ حکولت ہوا بانی اوپر سے ڈالا جائے گا اور وہ آتوں کو کاٹتا ہوا نیچے تک جائے گا لیکن اس کے باوجود موت نہیں آئے گی۔ سورۃ الاعلیؑ میں ارشاد ہوتا ہے: **ثُمَّ لَا يَمْوُتُ فِيهَا وَلَا يَنْجِي** (۲۳)۔ ”پھر نہ اس میں وہ مرے گانہ زندہ رہے گا۔“

استعفان اللہ! آگے فرمایا:

وَظَلَّ مَنْ يَجْمُوِهِ (۲۴) (الواقعہ) ”اور کا لے دھوکیں گے سارے میں۔“

لَا يَأْرِدُ وَلَا كَرِيمٌ (۲۵) (الواقعہ) ”نہ وہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ ہی سکون پختش۔“

دنیا میں دھوپ لگتی ہے، پیش محسوس ہوتی ہے تو انسان سایہ تلاش کرتا ہے۔ جنم میں سائے ہوں گے مگر سیاہ اور تکلیف دہ دھوکیں کے ہوں گے، ان میں کوئی راحت نہیں ہوگی، کوئی ٹھنڈک کا معاملہ نہیں ہوگا بلکہ عذاب ہی عذاب ہوگا، کوئی راحت کا امکان نہیں ہوگا۔ اس عذاب میں نہ ہی کوئی وقفہ ہوگا اور نہ کسی دن ان کوچھ ملے گی۔ یہ ہیں جنم کے دہ عصاط مستقیم پر آ جائیں۔

فلسفیوں کے ہاں ایک فلسفیانہ جہالت ہے کہ بس خدا نے کچھ ڈرایا ہے، جیسے ہم بھی اپنے بچوں کو دو راتے ہیں ورنہ کوئی عذاب نہیں دے گا۔ انا اللہ و ما الیہ راجعون! ایک جہالت جاہل قسم کے صوفیاء میں ہے۔ صوفیاء اچھے بھی گزرے ہیں جو نیک تھے۔ لیکن جاہل صوفیاء کے ہاں بھی یہ تصور ہے کہ بس یہ ڈراؤ سا ہے۔ ان سے پوچھا جائے کہ کیا اللہ نے یہ قرآن مذاق میں اُثارا ہے؟ اللہ تعالیٰ تو قرآن میں فرماتا ہے:

وَمَنْ أَحْدَقَ مِنَ النَّوْقِيْلًا (۲۶) ”اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنی بات میں سچا ہو سکتا ہے؟“ (النساء) اسی لیے نبی اکرم ﷺ رات کی تباہیوں میں جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو اکثر دعائیں یہ الفاظ ہوتے ہیں: (وَجْهَهُ حَقٌ وَالنَّارُ حَقٌ) اے اللہ جنت بھی حق ہے بافضل موجود ہے اور جنم بھی حق ہے بافضل موجود ہے۔

آپ ﷺ کے اذکار میں سمات مرتبہ یہ دعا میں ہے: (اللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ) اے اللہ! مجھے آگ سے بچا۔

سات مرتبہ صحیح و شام کے اوقات میں آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ ﷺ معمول ہیں، خطاؤں سے پاک ہیں، بخششخانے ہیں اور ہم ان کی شفاعت کی

پریس ریلیز 11 فروری 2022ء

بھارت کی عدالیہ انہا پسند ہندوؤں سے خوفزدہ ہو کر دہشت گردوں کی سہولت کا رب بن گئی ہے

شاعر الدین شیخ

بھارت کی عدالیہ انہا پسند ہندوؤں سے خوفزدہ ہو کر دہشت گردوں کی سہولت کا رب بن گئی ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی ریاست کرناٹک کی انتظامیہ نے بھارت کے آئین میں کو پاؤں تلے روندتے ہوئے جاپ کے خلاف احکامات جاری کر کے RSS کے نظریات کو عملی شکل دینے کی کوشش کی۔ تو قعده کی کہ بھارتی عدالیہ اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے آئین اور قانون کے خلاف ان احکامات کو فوری طور پر منسوخ کرنے کا حکم جاری کرے گی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کے تمام ریاستی ادارے گھرے مذہبی تصب کا شکار ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 8 فروری 2022ء کو ایک مسلمان طالبہ کے خلاف ہونے والا شرمناک واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ بھارت کا ہندو اب کسی طور تسلیتوں خاص طور پر مسلمانوں کو برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ انھیں اس حوالے سے مقامی اور عالمی قوانین کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ حیرت ہے کہ بھارت کو سب سے بڑی سیکولر جمہوریت قرار دینے والی مغربی دنیا اقلیتوں کے ساتھ بھارت کے ان انتہائی اوچھے ہتھکنڈوں پر بھی خاموش ہے۔ یہ مغرب کا وہ دہرا عیار ہے جس کا وفقہ و فقہ سے اظہار ہوتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ خاص طور پر بھارت کے مسلمانوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ عالم کفران کے خلاف متحد ہے اور طاغوتی قوتوں سے انصاف کی امید رکھنا خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ لہذا مسلمانوں کو دنیا میں باعزت طور پر زندہ رہنے کے لیے اسلام دشمنوں کا خود ہی مقابلہ کرنا پڑے گا۔ (جاری کردہ: مرکزی شبکہ ترواشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

لیکن نہیں ہے۔ تھی تو یہ حرتیں ہیں۔ نمازوں میں دہرا کر جائیں اور وقت کا وزیر اعظم بھی پڑھے: ﴿إِنَّكَ تَعْبُدُ دُرْلَكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتح) "ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور ہم صرف تجھے ہی سے مدد چاہتے ہیں اور چاہتے رہیں گے۔"

اس سے پہلے ہم پڑھتے ہیں: ﴿إِنَّمَّا يَقُولُ الَّذِينَ﴾ (الفاتح) "جز اوس کے دن کا مالک و مختار ہے۔"

اور باہر جا کے ہماری حرتیں وہ ہوتی ہیں جو اللہ کی شریعت کے خلاف ہوں تو ان روپوں پر نہیں اپنے اندر جھائیں کی ضرورت ہے۔ بہ حال اگر محاسبہ سامنے نہیں، اگر کل کی جوابدی کا احساس نہیں تو اعمال میں سارے بگاؤ نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ آگے فرمایا:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا أَقْبَلُ ذِلْكَ مُتَرْفِقِينَ﴾ (الواقع) "یوگ اس سے پہلے (دنیا میں) بڑے غوشمال تھے۔" مترفین کہتا ہے وہی لوگ ہیں جو آخرت کو بھول چکے ہیں اور دنیا کے لئے تلوں میں، عیاشیوں میں گم ہیں، غفلت میں بٹا ہیں۔ حضرت سیدنا علیؑ نے فرماتے ہیں: "لوگ اج تم سائل میں ہیں اور دنیا کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وہ نفس کے غلام بنے ہوئے ہیں اور جو جی میں آتا ہے کرتے چلے جاتے ہیں چاہے اس میں اللہ کے احکامات کی کتنی ہی خلاف ورزی ہو، چاہے اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی حقوق پامال ہوں، چاہے بندوں کے کتنے حقوق پامال ہوں، چاہے بندوں کے ساتھ کس قدر زیادتیاں ہوں لیکن مترفین ذاتی خواہشات کی پیروی میں رب کے احکامات کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ جبکہ جنت کا راستہ

قرآن یہ بتاتا ہے: "اور جو کوئی دُر تراہا اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (کے خیال) سے اور اس نے روکے رکھا اپنے نفس کو خواہشات سے۔ تو یقیناً اس کا مٹھا نہ جنت ہی ہے۔" (النازعات: 41:40)

لیکن مترفین معاشرے کی وہ اشرافیہ ہوتی ہے جو دولت کے نئے میں یہ بھول جاتی ہے کہ اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے، جو آج ظلم اور انسانی افلاں کر رہے ہیں ان کا جواب بھی دینا ہے۔ جبکہ اللہ کی کتاب بتاتی ہے: ﴿إِنَّمَا آمُوا الْكُمْدَ وَأَلَادُكْمُمْ فِتْنَةٌ﴾ (العنان: 15)

"تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے امتحان ہیں۔" حدیث مبارک میں آیا، نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے: قیامت کے دن بندے کے قدم اس کی جگہ سے ہٹ نہیں سکیں گے جب تک پانچ سو لاوں کے جواب نہیں دے سکتے کہ ہرامت کی آزمائش کی جاتی ہے۔

ہرامت کا کوئی فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ ایک اور روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں: کہاں سے کیا ہے، کہاں خرچ کیا، جتنا علم عطا کیا گیا اس

کے مطابق کتنا عمل کیا۔ یہ ہم سب کی زندگی کے اہم ترین سوالات ہیں۔ مگر آج دجال تہذیب ہے جس کی اٹھان وحی کے انکار پر ہے اسی کے اثرات ہمارے معاشرے میں بھی نظر آجائیں گے۔ جو ذریں کوڈا ایک کافر عورت کا ہے آج مسلمان معاشرے میں بھی وہ ذریں کوڈا نظر آجائے گا۔ الاما شاء اللہ!

وضع میں تم ہو فشاری تو تمدن میں ہنود یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرماں میں یہود ہماری شادی بیاہ اور غیروں کی شادی بیاہ میں کوئی فرق نظر آتا ہے؟ الاما شاء اللہ! سو اے اس کے کہ وہاں چکر لکا کر پہنچت کچھ پڑھ دیتا ہے اور ہمارے قرآن کی آیات کی تلاوت کروادیتے ہیں۔ دنیا گولب ہو گئی ہے۔ آج ہمارے رویے، ہمارا لائف شامل بھی غیروں جیسا ہو گیا ہے۔ بس دنیا مطلوب و مقصود ہے۔ قرآن جنہیں مترفین کہتا ہے وہی لوگ ہیں جو آخرت کو بھول چکے ہیں اور دنیا کے لئے تلوں میں، عیاشیوں میں گم ہیں، غفلت میں بٹا ہیں۔ حضرت سیدنا علیؑ نے فرماتے ہیں: "لوگ اج تم سورہ ہے ہو جب موت آئے گی تب تم جا گوگے۔"

آج اسلام کا صرف دعویٰ ہے، الاما شاء اللہ اور حرتیں یہ ہیں تو روزِ حصر محمد رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھا میں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسان عطا فرمائے۔ آج اللہ ایسا فرم رہا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ اس کے تالیع رہ کر زندگی بس کر رہا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ اس کے تالیع رہ کی اصلاح کی کوشش کریں۔ ایک بندہ مومن دنیا کو عارضی سمجھے اور آخرت کو دامنی سمجھے، حال میں کمائے جائز میں خرچ کر کے کوئی مسئلہ نہیں۔ کوئی بچا کر کے گا تو زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ واجب ہو گی۔ کوئی مسئلہ نہیں۔

لیکن اگر حال حرام کی تمیز ختم ہو جائے، اگر یہ سوچ بن جائے کہ جس طرح چاہو ماں کو حاصل کرو جس طرح چاہو اڑا دو، غیروں کے طریقے پر اڑا دو، نمود و نمائش پر اڑا دو، بس اسی میں لگے رہو، مزید سے مزید کی تلاش میں اللہ کا حق فرماؤش کر دیا جائے، بندوں کی حق تلفی کر دی جائے تو یہ طرز عمل مترفین والا ہے جو کہ بندے کو ناکامی کی طرف لے جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

(لکل امة فتنہ و فتنۃ امتی المآل) (مسلم)
مراد یہ ہے کہ ہرامت کی آزمائش کی جاتی ہے۔ ہرامت کا کوئی فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ ایک اور روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں:

قریب ہے کہ (گمراہ) قومیں تمہارے خلاف اس طرح بیخار کریں گی جس طرح کھانے والے کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: اس روز ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ اس روز تم زیادہ ہو گے، لیکن تم سیاہ کی جھاگ کی طرح ہو گے، اللہ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری بیت نکال دے گا اور تمہارے دل میں وہیں ڈال دے گا۔"
کسی نے عرض کیا، اللہ کے رسول ہے، وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔"
غیجی جنگ 1991ء میں ہوئی مسلمانوں کے خلاف تیس ملک اکٹھے ہو گئے، نائن الیون کے بعد افغانستان پر بیٹھ کے پچاس ملک اکٹھے ہو گئے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سارا عالم کفر کا کفر ملہ واحدہ کی طرح متعدد و منظم ہوا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں اقوام تم پر اس طرح حملہ آور بھوں کی جیسے دستخوان پر دعوت دی جاتی ہے اور یہ کب ہو گا جب تم میں دنیا کی محبت پیدا ہو جائے گی اور تمہارے اندر بہت سی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ آج ہم سب اپنا جائزہ لیں کریں ہم لوگ مرنے کو تیار ہیں؟ کیا آخرت کے لیے ہماری کوئی تیاری ہے؟ اگر نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ حدیث رسول ﷺ نے آج ہم پر صادق آرہی ہے اور ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ضرورت رشته

☆ لاہور میں رہائش پذیر، رفیق تنظیم، عمر 33 سال تعلیم ماشرپ کیوٹ سائنس، برسرور ذاگار کو عقد ثانی (پہلی یوں سے بوجہ علیحدگی) کے لیے دینی مزار کی حامل لڑکی کا رشته درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0313-4483195

☆ لاہور میں مقیم ایک علم دوست خاندان کی ہونہار میں، تعلیم IBS ایم یوکیشن، عمر 23 سال، تدبیح فٹ ایک اچھے کے لیے تعلیم یافتہ، برسرور ذاگار، نوجوان کا رشته مطلوب ہے۔ لاہور کے رہائش قابل ترجیح۔

برائے رابطہ: 0323-4338411

☆ لاہور کی رہائش اردو سپیکنگ فیلی کو اپنی میٹی، عمر 34 سال، Dentist کے لیے پڑھنے کے دیندار لڑکے کا رشته درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0333-2911899
0332-2045833

اس کا حق عطا کر کیونکہ وہ مفلس بھی ہے اور قیدی بھی (انگریز کا غلام)

وہ فقیر ہے (ابتدہ) اس کی غیرت دیر سے مرنے والی ہے۔ اس کے لیے شراب خانے کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس سلطنت (ہندوستان) میں مسلمان یا سارہ رہا ہے۔

ترجمہ آج برطانوی منحوس استعمار میں زندگی گزارنے والا ہر مسلمان

ذلت و پستی میں حکیل دیا گیا ہے اس پر دنیاوی زندگی کی ضروریات اور آسانیوں کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں وہ مفلس بھی، قلاش بھی ہے، وسائل رزق سے محروم ہے،

مستقبل تاریک ہے اگلی شیلیں بھی غلام رہنے کا اندر یہ ہے یہ مسلمان انگریز کا قیدی ہے جیسے اس نے مسلمان ہو کر کوئی بڑا جرم کر دیا ہو۔ تاہم اس میں اسلامی غیرت موجود ہے جو تادری قائم رہنے والی ہے۔ پورے ملک میں صرف مسلمانوں پر فارغ البالی اور آسودگی

کے دروازے کمل بند کر دیے گئے ہیں۔ باقی قومیں خوش ہیں اور آزاد ہیں۔ اس شیطانی دور میں مسلمان ہونا اور مسلمان رہنا ایک جرم عظیم بن گیا ہے اور اس ملک میں مسلمان

وسائل سے محروم رہ کر موت کا انتظار رہا ہے۔ یہ بے دن اس ابليسی اور شیطانی صہیونی

مغربی استعمار کے طویل المیعاد مخصوص بہندی کا حصہ ہے اور اس پر یورپی اقوام خوش ہیں۔

علامہ اقبال نے تقریباً پون صدی پہلے فرمایا تھا:

مدرسہ

عصر حاضر ملک الموت ہے تیرا، جس نے
قبض کی روح تری دے کے تچھے فکر معاش!

دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا
زندگی الموت ہے، کھودتی ہے جب ذوق خراش!

اس جنوں سے تچھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرد سے کہ بہانے نہ تراش!

فیضِ فطرت نے تچھے دیدہ شاہین بخشنا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے نگاہ خفاش

مدرسے نے تری آنکھوں سے چھپایا جن کو
خلوت کوہ و بیباں میں وہ اسرار ہیں فاش!

اے اللہ! یہود، مشرکین (ہندو) اور نصاریٰ (یتھولک اور پراؤٹنٹ) کی ایک منحوس اور نامبارک تیثیٹ ہے جو ابليس کی سرپرستی میں معرکہ آراء ہیں اور خیر، اسلام، دین محمد ﷺ اور مسلمانوں کے دشمن ہیں اور ان کو صحیح ہستی سے منادی بنا چاہتے ہیں تو یہی ہماری مدد فرم۔

حضور رسالت 9-(X)

17

گریبان چاک و بے فکر رو زیست
نمی دامن چساں بے آزو زیست
نصیب او ست مرگ ناتماں
مسلمانے کہ بے اللہ ہو زیست!

ترجمہ اس کا گریبان پھٹ چکا ہے اور وہ اس کو رو کرنے کی پروادا یکے بغیر زندہ ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ (غلامی سے آزادی کی) آزادی کے بغیر کیسے زندگی بس کر رہا ہے۔

اس مسلمان کی قسم میں ناکمل موت لکھی ہوئی ہے جو اللہ ہو کے بغیر زندگی گزار رہا ہے۔

ترجمہ اے امت مسلمہ کے کارواں کے امیر! آج کا مسلمان 'مسلمانی' کے انداز سے ناواقف ہے، نہ اے اللہ تعالیٰ سے محبت ہے نہ خود شاہی ہے، نہ خدا شاہی، نہ آپ سے اس کے دل میں کوئی جان بیو اکٹ ہے کہ حضرت محمد ﷺ سے رشتہ ثبوت گیا تو باقی کیارہ جائے گا۔ اس کا گریبان چاک ہے دنیاوی لحاظ سے مظلوک الحال ہے اور اس پھٹے گریبان کو سینے سلانے کی فکر سے بھی بے نیاز ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کسی مقصد حیات اور آزادی کے بغیر کیسے زندہ ہے وہ غلامی پر مطمئن ہے اور ایک جیوان کی زندگی پر قاعۃ کر گیا ہے مسلمان کی طرح آگے بڑھ کر کسی بلند مقصد اور اپنے پیغمبر ﷺ کے احکام کے مطابق جان دے دینا اس کے وہم و گمان سے برتر ہے۔

ایسا مسلمان انسان کی نہیں، جیوان کی موت مرتا ہے اور ما بعد الموت اسے کسی خیر کی توقع ہیں نہیں۔ ہر وہ انسان جو اللہ کو یاد کیے بغیر زندگی گزار رہا ہے اللہ ہو کے تذکرے کے بغیر رہ رہا ہے وہ کیا مسلمان ہے؟

حضور رسالت 9-(XI)

حق آں دہ کہ 'مسکین' و 'اسیر' است
فقیر و غیرت او دیر میر است
بروے او درے مے خانہ بتند
دریں کشور مسلمان تشنہ میر است

اگر پاکستان کی مسٹریں میں اسی ایسا ایک ریاست ہے جو اپنے طرح کا اکامہ نہ کر سکے۔

دہشت گردی کی نئی اہم گریٹ گیم کا حصہ ہے جس کا مقصد سی پیک کے مقاصد کو سبوتا ڈرکرنا اور چین کا گھیراؤ ہے: رضاۓ الحق

شہریوں نے اپنی لایا جو کہ پاکستان کی تاریخی میانہ میانہ بھی کچھ اتنا مشکل ہے اس لئے اب تک ہم نے مشترکہ جوش میں اور ایک جگہ گردی کا اپنا لایا ہے۔ مشترکہ جوش اتنا تباہ

دہشت گروں کو فنڈنگ پہلے افغانستان میں بھارتی سفارتخانوں سے ہوتی تھی اب یورپ کے تین چار سفارتخانوں سے ہوتی ہے: جزیر (ر) امجد شعیب



دھشت گڈی کی نئی لہرا اور ملکی مسائل کا حل کے موضوعات پر
حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

عسکری قیادت کے تعلقات امریکہ سے گھرے سے گھرے ہوتے گئے، امریکہ بھی پاکستان پر ڈالروں کی بارش کرتا رہا جس سے سیاسی اور عسکری قیادت دونوں نے فائدے اٹھائے۔ چنانچہ پھر امریکہ کافی حد تک آگے بڑھ کر پاکستان کو ڈالنیکیت کرنے لگا تا جس کو محسوس کرتے ہوئے بالخصوص ہماری عسکری قیادت آہستہ آہستہ امریکہ سے اس انداز سے دور ہونا شروع ہوئی کہ امریکہ سے دوری بھی اختیار کی جائے لیکن کسی بھی سطح پر امریکہ کو اشتغال

نہ دلایا جائے۔ لیکن چونکہ ہم اس قابل تو تھے نہیں کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتے۔ لہذا ہمارے لیے ایک ہی راستہ تھا کہ ہم امریکہ سے جان چھڑانے کے لیے چین کی مدد حاصل کریں۔ اب گویا ہم امریکہ کی گود سے نکل کر چین کی گود میں جا چکے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ ہماری معاشی کمزوری ہے اور کسی قدر عسکری سطح پر بھی اتنے خود کفیل نہیں ہوئے کہ بغیر کسی سہارے کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ لہذا ہمیں چین کی سر پرستی قبول کرنی پڑی۔ یہ کام پہلے عسکری سطح پر ہوا اور پھر سیاسی سطح پر بھی ہوا۔ امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تھا

تو اس وقت مشرف نے ہمارے ہوائی اڈے دیے تھے لیکن کچھ عرصہ پہلے امریکہ نے اڈے مانگے تھے تو ہمارے وزیر اعظم نے Not Absolutely کہ کر صاف انکار کر دیا۔ اسی طرح امریکہ نے عالمی جمہوریت کا فنرنس منعقد کی تو پاکستان نے اس میں بھی شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اب بیگن وغیرہ امور میکس منعقد ہو رہے ہیں اور امریکہ نے تمام دنیا کوڈ پلوٹینک طور پر ان کا باجیکٹ کرنے کو کہا ہے لیکن پاکستان کے

کیے جاتے ہیں۔ اس کو گریٹ یم کے طور پر دیکھیں تو
یہ پیک کے خلاف اس وقت بہت سارے مخاذ موجود ہیں۔
والحق کو کچھ ۲۰، ۳۰ کا انتقال آئا۔

یہاں وابس پیپر سسٹم ہے اور سریپا مارے
چار سو ملین ڈال کراچی سٹی ایران اور جنین میں کر چلا رہے ہیں
لیکن انڈیا، امریکہ اور اسرائیل سی پیک کے مقابلہ ہیں۔
پہنچا وہاں ایجنسیز اور سلیپر سلائر کو تھیار کے طور پر استعمال

مرقب: محمد فیض چودھری

سوال: پاکستان کے خارج تعلقات اور خارجہ پالیسی
میں کافی تبدیلیاں آئی ہیں جس کی وجہ سے پاکستان اور
اسلام دشمن تلقینیں پاکستان کے خلاف بہت محکر ہو گئی
ہیں کیا ہدشتگردی میں اضافی کمی یہ وجہات تو نہیں ہیں؟
یوب بیبی مزا: یہ بالکل درست ہے۔ ایک وقت
نفاذ بھم امریکی کمپ میں تھے بلکہ بھم امریکے کی گود میں
یتھے ہوئے تھے۔ سیٹو اور سینو کے ممبر تھے۔ جو لوگ یہ طعنے
یتے تھے کہ پاکستان نے امریکے کی غلامی کا قلاuded گردان
میں پہننا ہوا ہے ایک لحاظ سے درست نہیں کہتے تھے۔
پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت امریکے کے قریب تھی
بلکہ عسکری قیادت کے تعلقات امریکے سے زیادہ تھے۔
وس کے خلاف سرد جنگ میں ہماری سیاسی اور عسکری
نیازات نے کھل کر امریکے کا ساتھ دیا، اس دوران ہماری

سوال: بلوچستان میں دہشت گردی کے واقعات انتہائی تشویشناک ہیں۔ کچھ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ یہ ٹی پی کے ساتھ حکومت کے مذاکرات کی ناکامی کا رد عمل ہے۔ آپ کے خیال میں دہشت گردی کی نئی لہر کے محکمات کیا ہے؟

قضاء الحق: اس وقت پاکستان تین سمتوں سے وہشت گردی کا سامنا کر رہا ہے۔ ایک ایران بارڈر سے، دوسرا افغان بارڈر سے، تیسرا بھارت کی طرف سے۔ جب افغانستان میں پاکستان مخالف حکومتیں تھیں تو اس وقت لٹی پی کوہاں سے سہولت کاری میں جاتی تھی اور بھارت بھی اس کی پشت پناہی کرتا تھا لیکن لٹی پی کا زیادہ اثر رسوخ پاک افغان بارڈر ایریا میں ہوتا تھا۔ بلوچستان میں سب سے زیادہ بھارت ملوث تھا جو علیحدگی پسند نظریوں کی پشت پناہی کرتا تھا۔ حالیہ وہشت گردی کے واقعات جن میں

تھی میں دس فوجی جوان شہید ہو گئے، پھر نوٹھی اور بچوں کا واقعہ ہوا۔ ان واقعات کے پیچے بڑی پلانگ معلوم ہوتی ہے کیونکہ بھارت دہشت گردوں کو تربیت اور سہولیات دے رہا ہے۔ اسی طرح پاک ایران بارڈر پر جنبدار اور دوسرا سے دہشت گرد عناصر موجود ہیں جو ایران کے خلاف بھی کارروائیاں کرتے ہیں۔ اسی بارڈر سے کہ ہوش یاد یو کو بھی پکڑا گیا تھا جب ایران اور بھارت کی دوستی گہری تھی۔ اب پاکستان اور ایران کے بارڈر پر باڑا کام کافی حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ وزیر داخلہ کی روپورث کے مطابق دو سو کلو میٹر کو چھوڑ کر باتی تمام بارڈر پر باڑا لگ چکی ہے۔ پاکستان نے جنبدار کے لیڈر کو پکڑ کر ایران کے حوالے کیا تو مختلف سامنے آگئی لیکن اس سے بڑھ کر وہاں پر ایسے ایجنسیز اور سلیپر سیلز موجود ہوتے ہیں جو یکیسویٹ

و زیر اعظم اس کی افتتاحی تقریب میں گئے۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ پاکستان نے واضح طور پر اعلان کر دیا ہے کہ وہ امریکہ کے کمپ میں نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ نے اپنے اتحادیوں یعنی انڈیا اور اسرائیل کو پاکستان میں دہشت گردی کرنے کے لیے آگے بڑھایا ہے۔ اسی طرح ایران اگرچہ امریکہ سے دور ہوا ہے اور جنین کے قریب آیا ہے لیکن پاکستان کے قریب اتنا نہیں آیا جتنا آنا چاہیے تھا۔ لہذا اس بات کا امکان بھی باقی ہے کہ بلوجھستان میں دہشت گردی کے واقعات میں ایرانی استبلشمنٹ یا کم از کم کچھ تنظیمیں ملوث ہوں۔ یہ حالیہ دہشت گردی کی بنیادی وجہات ہیں۔

سوال: پاکستان نے حال ہی میں نیشنل سکیورٹی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ کیا یہ پالیسی درست سمت کی طرف ایک قدم ہے اور کیا اس کی وجہ سے پاکستان میں دہشت گردی کا غاثہ ممکن ہو سکتا ہے؟

رضاء الحق: نیشنل سکیورٹی پالیسی کا ایک حصہ

منظر عام پر لایا گیا ہے جبکہ دوسرا حصہ ابھی تک ظاہر نہیں کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نائن الیون کے بعد پاکستان کو دہشت گردی کا سامنا رہا ہے اور اس کے قلع قع کے لیے پلانگ بھی ضروری ہے لیکن جتنہ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اس لیے جو بھی پالیسی بنے اس میں اس کا اسلامک inner core میں تبدیل کرنے کے اس کو اسلامک inner core میں تبدیل کرنا چاہیے۔ اگر ایسا نہیں ہو گا تو لوگوں میں تحفظات پیدا ہوں گے۔ نیشنل سکیورٹی پالیسی میں بہت سی اچھی یہیں موجود ہیں لیکن اسلام کو بلور منظر آف دی پالیسی نہیں رکھا گی لیکن اسلام کو اس میں مرکزی روں نہیں دیا جا رہا ہے جو کہ پاکستان کے قیام کی بنیاد بھی ہے اور آئین کی بنیاد بھی وہی ہے۔ بدقتی سے ہمارے پاس پالیسی میکر زکی اکٹھیت سیکولر اور برل طبقے سے تعلق رکھتی ہے۔ پالیسی سازی میں تمام سیک ہولڈر رکو آن بورڈ لیا جانا چاہیے لیکن ہمارے لیے پریشانی کا باعث ہے اس کی کوئی کاروباری زندگی پر امن ماحول میں چلتا ہے۔ جہاں دہشت گردی ہوتی ہے وہاں کاروبار زندگی میں رکاوٹیں آتی ہیں۔ خاص طور پر یہ پیک کا مخصوصہ ناکام بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس میں عالمی قوتیں ملوث ہیں۔ بھارت کا باعث بنتے ہیں۔ جیسے امریکہ میں پیٹریاٹ ایکت بعد میں تباہی لے کر آیا۔ لوگوں کے حقوق غصب ہونا شروع ہو گئے۔ یہ بھی شنیدہ ہے کہ وایلنٹ ایکسٹریزم یا ریڈیکل اکٹھیت جیسی اصطلاحات کے ساتھ کا وہ نہ وایلنٹ ایکسٹریزم پالیسی

بھی لائی جا رہی ہے۔ یہ چیزیں برطانیہ اور امریکہ میں کافی عرصہ پلے اپنائی جا سکی ہیں۔ ان کے ذریعے مسلمانوں کو شارکٹ کیا گیا۔ اس طرح کی پالیسیوں سے یہاں نفرتیں بڑھیں گی۔ نیشنل سکیورٹی پالیسی یا وایلنٹ extremism کے نام پر کاؤنٹر سرٹیٹی لائی جا رہی ہے جس میں مدارس، مساجد، علماء کرام کو زیادہ فوکس کیا جائے گا کہ علماء اور مذہبی تنظیمیں کوئی ایسی بات نہ کریں جو سیاسی اسلام کی طرف جاتی ہو۔ یعنی اس پالیسی کا مقدمہ یہ ہے کہ یہاں مادرن اسلام کے اوپر یہی فوکس رہنا چاہیے۔ پالیسی کے تحت اس بات کو تغییب نصاب کا بھی حصہ بنایا جائے گا کہ سیاسی اسلام کی بات کرنا وایلنٹ extremism کے لیے بڑی مہارت چاہیے ہوتی ہے۔ اس لیے یہ زیادہ نظرناک لہر ثابت ہو گئی ہے۔

سوال: کہا جاتا ہے کہ مقابی سہولت کاروں کی معاونت کے بغیر کسی ملک میں دہشت گردی ممکن نہیں ہو سکتی۔ پاکستان میں حالیہ دہشت گردی میں سہولت کار کون ہو سکتا ہے؟

جنزل (ر) امجد شعیب: تین لوگ ہیں جو باہر پیٹھے ہوئے ہیں اور ان تینوں نے علیحدہ علیحدہ اپنی نیشنل سکیورٹی میں بنائی ہوئی تھیں اور اب انہوں نے اتحاد کر لیا ہے۔ ان میں ایک جاؤ یہ مینگل ہے۔ دوسرا بگن قبیلے سے راہمدان بگن ہے جو سوئر لینڈ میں بیٹھا ہے۔ تیسرا ہر جار مری ہے جو انگلینڈ میں بیٹھا ہے۔ اب یہ لوگ جو باہر زندگی گزار رہے ہیں ان کے لیے تو ایک دن گزارنا بھی مشکل ہے جب تک باہر کی ایجنسیاں ان کو مپیے نہ دیں اور ان کو اتنا پیسہ چاہیے جو وہ آگے بھی دے سکیں۔ ان کے لیے اتنا مسئلہ نہیں ہوتا کہ قبیلے کے لوگوں کو اس کام پر لاگا دیں باقی انڈیا ایجنسیس وغیرہ سنبھال لیتے ہیں۔ پاک ایران بارڈر کے علاقے ان کو دستیاب ہوتے ہیں وہاں ان کی ٹریننگ ہوتی ہے۔ بھارت کی ایران میں بڑی پیش ہے وہاں کی چاہ بھار بندراگاہ بھارت چلا رہا ہے۔ پھر نہیں فنڈنگ وغیرہ کا پاتا ہے پہلے افغانستان سے ہوتی تھی، اب یورپ کے تین چار سفارت خانے ہیں جہاں یہ فنڈنگ ہوتی ہے۔

سوال: پاکستان میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے ضرب غضب یا رد الفساد جیسا آپریشن ناگزیر ہو چکا ہے؟

جنزل (ر) امجد شعیب: بلوجھستان میں لگتا ہے کہ ہمیں اتنا بڑا نہ سمجھ لیکن بھروسہ کوئی منظم آپریشن کرنا پڑے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے لیے حالات موافق ہیں یا نہیں۔ ایسا تو نہیں کہ اس کے رزلٹ ہمیں اچھے نہ

ہی پیک اور گوادر پورٹ کو امریکہ، بھارت اور خلیجی ریاستوں سمیت کئی قوتیں برداشت نہیں کر رہیں اس صورتحال میں خدا شہ ہے کہ دہشت گردی کا دورانیہ طویل ہو سکتا ہے۔

جنزل (ر) امجد شعیب: تین لوگ ہیں جو باہر پیٹھے ہوئے ہیں اور ان تینوں نے علیحدہ علیحدہ اپنی نیشنل سکیورٹی میں بنائی ہوئی تھیں اور اب انہوں نے اتحاد کر لیا ہے۔ ان میں ایک جاؤ یہ مینگل ہے۔ دوسرا بگن قبیلے سے راہمدان بگن ہے جو سوئر لینڈ میں بیٹھا ہے۔ تیسرا ہر جار مری ہے جو انگلینڈ میں بیٹھا ہے۔ اب یہ لوگ جو باہر زندگی گزار رہے ہیں ان کے لیے تو ایک دن گزارنا بھی مشکل ہے جب تک باہر کی ایجنسیاں ان کو مپیے نہ دیں اور ان کو اتنا پیسہ چاہیے جو وہ آگے بھی دے سکیں۔ ان کے لیے اتنا مسئلہ نہیں ہوتا کہ قبیلے کے لوگوں کو اس کام پر لاگا دیں باقی انڈیا ایجنسیس وغیرہ سنبھال لیتے ہیں۔ پاک ایران بارڈر کے علاقے ان کو دستیاب ہوتے ہیں وہاں ان کی ٹریننگ ہوتی ہے۔ بھارت کی ایران میں بڑی پیش ہے وہاں کی چاہ بھار بندراگاہ بھارت چلا رہا ہے۔ پھر نہیں فنڈنگ وغیرہ کا پاتا ہے پہلے افغانستان سے ہوتی تھی، اب یورپ کے تین چار سفارت خانے ہیں جہاں یہ فنڈنگ ہوتی ہے۔

سوال: پاکستان میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے ضرب غضب یا رد الفساد جیسا آپریشن ناگزیر ہو چکا ہے؟

جنزل (ر) امجد شعیب: بلوجھستان میں لگتا ہے کہ

ہمیں اتنا بڑا نہ سمجھ لیکن بھروسہ کوئی منظم آپریشن کرنا پڑے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے لیے حالات موافق ہیں یا نہیں۔ ایسا تو نہیں کہ اس کے رزلٹ ہمیں اچھے نہ

میں۔ یہ حکومت کو چاہیے کہ سیورٹی اداروں کے ساتھ مل کر ایک آپریشن کیا جائے تاکہ ان علاقوں کی صفائی کی جا سکے۔ 1973ء میں بھی یہ مسئلہ سامنے آیا تھا اور اس وقت بھی اسی طرح فاران فنڈ نگ ہو رہی تھی اور اس میں بھارت اور سوویت یونین ملوث تھے۔ اس وقت بھی آپریشن کے ذریعے کنٹرول کیا گیا۔

سوال: کیا پاکستان میں دہشت گردی کی حالتہ کا تعلق افغانستان سے ہوتا ہے؟

عظمت ممتاز ثاقب: اگر ہم خطے کی بدلتی ہوئی صورت حال کو بھیں تو بہت گہر تعلق ہے کیونکہ اندیا اور امریکہ طالبان کے آنے کے بعد بھی اپنا اثر و سونخ کسی نہ کسی حد تک جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ ایک طرف امریکہ کا ایران، افغانستان اور پاکستان کی حکومتوں پر اثر بہت کم ہو گیا ہے وہی طرف امریکہ کی ”چائے گھراؤ“ پالیسی کا تقاضا ہے کہ امریکہ اور بھارت اپنے تمام وسائل اس کو ناکام بنانے میں لگائے دیں۔ نیتیاں اسی پیشہ کی رسکشی کے معاملے میں ہے۔

سوال: بلوچستان میں دہشت گردی کے واقعات کا ہماری سیاسی اور عسکری قیادت کے فیصلوں سے کس حد تک تعلق ہے اور کیا یہ وہاں کے عوام کا اپنی محرومیوں پر عمل نہیں ہے؟

عظمت ممتاز ثاقب: مختصرًا عرض ہے کہ مسلسل مزید بڑھنی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے دشمنوں نے یہ دیکھ لیا ہے کہ اس ملک کو جنگی میدان میں پچھاڑنا بہت مشکل ہے خاص طور پر چین کی مدد کے دوران نامکن ہے۔

چنانچہ اب انہوں نے فتحی جزیش وار اور دہشت گردی کا بھر پور طریقے سے فراہم کی جا رہی ہیں کہ پاکستان کو معاشر طور پر کمزور رکھا جائے اور وہی طرف دہشت گردی کے ذریعے یہ پیک اور وہی ممالک کی سرمایہ کاری کو روکا جائے۔ دشمن طاقتیں پاکستان اور چین دونوں کو نقصان پہنچانا چاہتی ہیں کیونکہ پاکستان، چین، روس اور ایران کا اتحاد بنتا ہوا نظر آ رہا ہے اور اس اتحاد کو نقصان پہنچانے کے لیے یہ دہشت گردی کروائی جا رہی ہے۔ علاقائی دہشت گردی سے بچنے کیلئے یہ ہمارے فوجی اور غیر فوجی علاقلائی خود مختاری کے لیے کوشش کرتے رہے۔ پھر بلوچ ریاستوں نے 1947ء میں پاکستان سے احراق کر لیا لیکن خان آف قلات 1948ء میں پاکستان کے ساتھ شامل

ہوا۔ اس کے باوجود پہلی سرکشی ان کے بھائی نے کی۔ پھر دوسری سرکشی ایوب خان کے وہ بیویت کے خلاف 1949ء میں ہوئی۔ تیسرا سرکشی 1960ء سے 1969ء تک سوئی گیس کی رائٹلی کے حوالے سے کی گئی اور 1969ء میں امن کا معابدہ ہو گیا لیکن اس کے باوجود چوتھی سرکشی 1970ء کی دہائی میں ہوئی جب پہمانگی، معاشی عدم استحکام کو ایشو بنا لیا گی۔ والفقار علی بھٹو نے 1973ء سے 1977ء تک ملٹری آپریشن کر کے اس حرجیک کو دبا دیا۔ پانچ سو سرکشی 2005ء میں شروع ہوئی، اسی سال بھی قبائل نے مسلح سرکشی شروع کی اور 2006ء میں نواب اکبر گنڈوکھار میں مار دیا گیا۔ پھر 2017ء میں یہ سرکشی نیم مسلح اندماز سے جاری رہی۔ یعنی یہ سرکشی شروع سے پہلی آرہی ہے۔ اس کی سرخی ملبوچ لبریشن آرمی ہے لیکن اس میں اور کبھی تین چار قوم پرست جماعتیں شامل ہیں۔ 2021ء میں وہاں دہشت گردی کے 81 واقعات ہوئے جن میں 136 افراد جان سے ہاتھ دھوپیٹھے۔ 2022ء کے پہلے ماہ میں ہی تین جملے ہو چکے ہیں جن میں 14 سیورٹی اہلکار شہید ہو گئے۔ قوم پرستانہ دہشت گردی کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ان واقعات کی ذمہ داری سیاسی و عسکری قیادت کے علاوہ بلوچ سرداروں پر بھی آتی ہے۔ بلوچیوں کی ان محرومیوں کا نامکنہ قوم پرست جماعتیں تو اخراجی ہیں جبکہ حقیقت میں بلوچ عوام کی اکثریت نے کبھی ان کا ساتھ نہیں دیا اور وہ دل و جان سے پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ورنہ اگر ساتھ دیتے تو بگلہ دیش والا حال ہوتا۔

سوال: دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے پاکستان کی بقاء و مسلمانی اور خوشحال کا انحصار کس حقیقی فارمولے میں ہے؟

ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بھیتیت مجموعی اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ یقیناً ہمیں مادی ترقی کی بھی ضرورت ہے اگر اس کی طرف تو جنہیں دیں گے تو پیچھے رہ جائیں گے اور نہ دین اسلام نے ہمیں مادی ترقی سے روکا ہے۔ مسلمان کی جدوجہد کی تین جہتیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیے جدوجہد کرے۔ دوسری یہ کہ وہ اپنے ملک اور قوم کے لیے جدوجہد کرے، تیسرا یہ کہ وہ اپنی روحانی اور دینی ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے اللہ اور رسول ﷺ سے تعلق کے حوالے سے جدوجہد کرے۔ پاکستان کا معاملہ یہ ہے کہ یہاں دنیا اور دین آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔

پاکستان نظریہ اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا۔ اگر پاکستان اس نظریہ پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اس کی مادی ترقی بھی ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی جدوجہد کو ناکام نہیں کرتا۔ جہاں تک ذاتی جدوجہد کا تعلق ہے تو پاکستان میں عوام نے ذاتی جدوجہد بہت کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج لوگوں کے پاس بڑی بڑی کاریں ہیں، بڑیں ہیں۔ یعنی ہم نے ذاتی سطح پر کوشش کی تو اللہ نے ہمیں ذاتی سطح پر انعام دے دیا۔ جن ملکوں نے ملک و قوم کو منزہ رکھ کر جدوجہد کی انہوں نے قومی سطح پر ترقی کی۔ اس حوالے سے امریکہ اور یورپ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ لیکن تکلیف دہ بات یہ ہے کہ ہم جس نظریہ اسلام کی بنیاد پر ایک ملک حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تھے اس حوالے سے ہماری جدوجہد صفر ہے۔ اگر ایک دو فیصد جدوجہد کی نے کی ہے تو اس کی کیا حدیثت ہے؟ حالانکہ ہماری دینی و روحانی کوششوں نے ہمیں مادی فوائد بھی دینے تھے۔ اگر پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بن جائے تو لوگوں کو دینی و آخری فائدہ تو زامنا ہوگا کیونکہ آپ اللہ اور رسول ﷺ کا دینی و اخلاقی کامیابی ہو اُس کو پورا کر تے ہیں تو آپ کی آخرت سنورے کی لیکن کافی حد تک اس بات کی بھی گاریبی ہے کہ آپ کی دنیا بھی ترقی کرے گی۔ اس لیے کہ پاکستان جدید دور کا واحد ملک ہے جو دین کے نام پر قائم ہوا جب ہم اس طرف کوشش کریں گے تو یہاں استحکام پیدا ہوگا۔ مثال کے طور پر اسلامی فلاحی ریاست سودنمیم کردیتی ہے اور انومنٹ اور دوسرا سے اسلامی ذرائع سے کاروبار کرنے کے لیے تغییر و تشویق و لذتی ہے تو کھربوں کا فائدہ ہوگا۔ جو اس سود کی لعنت میں پھنسنے ہوئے ہیں وہ اس سے نکل آئیں گے۔ اگر ریاست اس سود کی لعنت ختم کر تی ہے تو ایک شہری کے لیے اس سے چنان کتنا آسان ہوگا۔ لہذا پاکستان نے اگر دنیوی طور پر بھی ترقی کرنی ہے تو اس کو اپنار جان دین کی طرف کرنا چاہیے۔

تب ہم آخرت میں بھی کامیاب ہوں گے اور دنیا میں بھی بہتری آئے گی، ہم دشمنوں کا مقابلہ کر سکیں گے، ہماری سلامتی کی ضمانت بھی مل جائے گی، ہمارے ملک میں امن و امان قائم ہوگا۔ میں ہماری ترقی کا صل فارمولہ ہے۔



قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی
ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

امیریم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(27 جنوری تا 1 کیم فروری 2022ء)

جعرا (27 جنوری) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (28 جنوری) کو جامع مسجد شادمان میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (29 جنوری) کو طے شدہ پروگرام کے مطابق پشاور کے لیے روانگی ہوئی۔ علم فاؤنڈیشن کے نصاب قرآن حکیم کے حوالہ سے پشاور ماؤنٹ سکول کے نیجنگ ڈائریکٹر اس دستی بھی صاحب سے ملاقات کی۔ پھر حیلہ ناور نشرت آباد میں ضلع پشاور کے سکولوں کے سربراہان سے نصاب قرآن حکیم کے حوالے سے خطاب کیا۔ رات امیر حلقہ کے ہاں قیام کیا۔

توار (30 جنوری) کو صبح 9:00 بجے تماز ظہر حلقة خبر پختونخوا کے رفقاء کے اجتماع میں رفقاء سے بال مشافہ ملاقات، تعارف اور سوال و جواب کا سیشن ہوا۔ بعد ازاں "ایمان و اتفاق (سورہ الحدیڈ آیات 7 تا 11)" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ پھر نئے رفقاء سے بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ 00:02 بجے حلقة کے ذمہ داران سے تعارف، گفتگو اور سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز عصر میحر (ر) فتح محمد صاحب سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کے لیے جانا ہوا۔ بعد نماز مغرب ہشت گردی مسجد میں "نماز اسلام اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر ایک عوامی اجتماع سے خطاب کیا۔ نماز عشاء مولا ناطاف الرحمن بنوی صاحب کی مسجد میں ادا کی۔ بعد میں مولانا سے گھنٹہ/سو گھنٹہ تک ملاقات کی جس میں تنظیمی پیش رفت اور امور کا ذکر بھی ہوا۔ رات کو عبد الناصر صافی کے ہاں قیام رہا۔

سمووار (31 جنوری) کو مقامی تنظیم پشاور غربی کے قائم مقام امیر اور دیگر ذمہ داران سے ملاقات کی۔ اس موقع پر چند تاجر، بینکار اور دیگر حضرات بھی موجود تھے، جن سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ وہاں سے فراغت کے بعد ڈسٹرکٹ بار ایوسی ایشن ہال میں وکاء سے "پاکستان میں اسلامی نماز" میں وکاء کا کردار، کے موضوع پر خطاب فرمایا اور انہیں قرآن و سنت کی بالادستی کے لیے کوشش کرنے کی ترغیب دلائی۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ پھر خبر پختونخوا کے ڈائریکٹر ایجوکیشن سے ملاقات کی جس میں نصاب قرآن حکیم کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ بعد ازاں لا ہور واپسی ہوئی۔

منگل (1 کیم فروری) کو دارالاسلام مرکز میں صبح 9:00 بجے تماز ظہر خصوصی مشاورتی اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ نظمہ کے حوالے سے نائب امیر کے ہمراہ ناظم اعلیٰ اور نائب ناظم اعلیٰ سے ملاقات ہوئی۔ رات کو بعد نماز عشاء مرکزی اسرہ اور مرکزی انجمن کے کچھ ذمہ داران کے ساتھ مرکزی ناظم نشر و اشتافت محترم ایوب بیگ مرزا کے گھر پر کھانے میں شرکت کی۔ نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

حضرت اُمّہ قرآن پرست عبد اللہ بن عباس (54)

فرید اللہ مرود

جلد آزاد ہونے کے لیے ایک رات کو چادر سے اس نیک سیرت اور بلند کار خاتون کا گلا گھونٹ دیا اور دونوں فرار ہو گئے۔ یہ کسی کے وہم و مگان میں بھی نہیں تھا کہ ایک دیانت دار، پرہیزگار، تمام لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کے ساتھ پیش آئے والی، روزے دار، عبادت گزار، شب زندہ دار، قرآن مجید کی حافظہ، شفقت اور حمد دل کو اپنے بدجھت غلام اور شہید کے گھناؤ نے جرم کا نشانہ بننا پڑے گا۔ جن کے ساتھ وہ بہیشہ صحن سلوک سے پیش آئی۔

اسموں نامی شاعر کہتا ہے:

إِذَا الْمَرْأَةُ لَمْ يَذْنَسْ مِنَ الْكُفُولِ
فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيهِ جَمِيلٌ
”جَبْ أَنْسَانٌ كَيْ عِزْتَ كُوكِينَگَيْ دَاغْ دَارَهْ كَرْتَهْ توَهْ جَوْ
چَادَرَ بَهْيِ زِبْ تَنْ كَرْتَهْ گَاهْ خَوْبُصُورَتْ لَكَلَگِيْ۔“

شنبی شاعر نے کہا ہے:

إِذَا أَنْتَ أَكْرَمْتَ الْكَرِيمَ مَلَكَتْهُ
وَإِذَا أَنْتَ أَكْرَمْتَ الْلَّهِيْمَ مَمْرَدَهَا
”جَبْ تَمْ كَيْ شَرِيفْ أَنْسَانٌ كَيْ عِزْتَ كَرْوَگَےْ توَمَ اَسَےْ
گَرْوِيدَهْ كَرْلُوْگَےْ اَوْ جَبْ تَمْ كَيْ كِيْنَهْ أَنْسَانٌ كَيْ عِزْتَ كَرْوَ
گَےْ توَهْ اَوْ زِيَادَهْ سَرْكَشْ ہُوْ جَائَےْ گَاهْ۔“

صحح کو حضرت عمر فاروق بن عقبہ نے لوگوں سے کہا کہ آج خالد اُمّہ ورقہ بن عقبہ کے قرآن پڑھنے کی آواز نہیں آئی، معلوم نہیں ان کا کیا حال ہے؟ اس کے بعد حضرت اُمّہ ورقہ بن عقبہ کے گھر گئے، دیکھا کہ مکان کے ایک گوشہ میں چادر میں لپٹنے والے جان پڑی ہیں۔ سخت غمزدہ ہوئے اور فرمایا ”اللہ کے رسول میں یعنی بن عقبہ شفقت اور حمد دل کے گھر چلو“، اس کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور یہ خبر بیان کی۔

ملوکان کی گرفتاری اور سزاۓ موت:

امیر المؤمنین نے غلام اور لونڈی دونوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ وہ گرفتار ہو کر آئے اور امیر المؤمنین کے حکم کے مطابق انہیں اس بھیانک حرم کی پاداش میں سولی پر لکھا دیا گیا۔ اہل سیرت نے لکھا ہے کہ یہ دونوں وہ پہلے حرم تھے جن کو مدینہ منورہ میں سولی دی گئی۔

ابن سعدؑ کا بیان ہے کہ حضرت اُمّہ ورقہ بن عقبہ نے حضور مسیح علیہ السلام سے کچھ حدیث بنی یهودی روایت کی ہیں لیکن کسی دوسری کتاب میں ان کی روایت حدیث کا ذکر نہیں آیا۔



ذوق تلاوت:

آپ ﷺ قرآن پاک کی حافظہ اور بہترین قاریہ تھیں۔ آپ رات کے وقت گھر میں تلاوت کیا کرتی تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب رات کو گشت کرتے تو آپ کی تلاوت قرآن ساعت فرماتے تھے۔ سیدہ ام ورقہ بنی اکثر ویژت اوقات ذکر الہی میں مصروف رہتیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ قرآن کے احکامات پر غور فکر کرنے والی اور ان پر عمل پیرا ہونے والی خاتون تھیں۔

ذوق عبادت:

عبادت سے بڑا شغف تھا۔ انہوں نے اپنے مکان کو وجہ گاہ بنالیا تھا جہاں اور عورتیں بھی آکر نماز پڑھتی تھیں۔ ان کا شمار اپنے دور کی عالم فاضل خواتین میں ہوتا تھا۔ وہ اپنے دین اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بڑی مخلص تھیں۔ وہ اپنے اتوال و افعال کی دلدادہ اور تمام حالات میں ہر قسم کے شر سے نفرت کرنے والی خاتون تھیں۔ کثرت تلاوت اور کثرت عبادت نے سیدہ ام ورقہ بن عقبہ کے دل کو چکا دیا اور اسے رحمت، شفقت اور ہمدردی کا گہوارہ بنا دیا۔ وہ خوبیاں ان مہاجر و انصار خواتین میں تقییم کرتیں جو ان کے گھر تشریف لاتیں اور علمی مجالس میں شریک ہوتیں۔

آؤ شہیدہ کے گھر چلیں:

علامہ ابن اثیر رضی اللہ عنہ نے اُمّہ الغائب میں بیان کیا ہے کہ سرور عالم ﷺ ان پر بے حد شفقت تھے۔ کبھی کبھی بعض صحابہ کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ”آؤ شہیدہ کے گھر چلیں۔“ یہ سن کر سیدہ ام ورقہ بن عقبہ کا دل خوش ہو جاتا اور اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے تھیں۔

شہادت

حافظ ابن حجرؓ کا بیان ہے کہ حضرت اُمّہ ورقہ بن عقبہ نے اپنے ایک غلام اور ایک لونڈی سے وعدہ کیا کہ ”میرے مرنے کے بعد تم ازاد ہو“ ان بدجھتوں نے

ام ورقہ بنت عبد اللہ بن عقبہ قبیلہ الانصار کی ایک صحابیہ تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بہت محترم تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی تشریف لے جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے آپ کی زندگی میں آپ کو شہادت کی بشارت دی اور ان کو شہیدہ کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

نام و نسب:

نام معلوم نہیں، ام ورقہ کنیت تھی۔ باپ کا نام عبد اللہ تھا اور حمدہ اعلیٰ کا نوافل۔ چنانچہ لوگ انہیں ام ورقہ بنت عبد اللہ بن عقبہ اعلیٰ کا نوافل۔ بن حارث بن عویس بن نوافل۔

ذوق عبادت:

بہت عبد اللہ بن عقبہ اور اُمّہ ورقہ بنت نوافل دونوں طرح پکارتے تھے۔ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے ”الإعاصابة“ میں ان کا مسلمان نسب اس طرح لکھا ہے: ام ورقہ بنت عبد اللہ بن عقبہ بن حارث بن عویس بن نوافل۔

اسلام:

ہجرت توبی کے بعد شرف اسلام اور حضور مسیح علیہ السلام کی بیعت سے بہرہ در ہوئیں۔ اس کے بعد انہوں نے بڑے ذوق و شوق سے حضور مسیح علیہ السلام سے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ اہن اثیر رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ انہوں نے پورا قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔

شہادت کی تھنا:

غزوہ بدر کی تیاری ہونے لگی تو انہوں نے حضور مسیح علیہ السلام سے درخواست کی کہ مجھے بھی اس غزوہ میں اپنے ہمراہ لے چلیں، میں زخمیوں کی خدمت اور مرليضوں کی دیکھ بھال کروں گی، شاید اللہ تعالیٰ مجھے رواہ حق میں شہید ہونے کی سعادت بخشی۔ حضور مسیح علیہ السلام نے فرمایا: ”تم گھر ہی میں رہو، اللہ تعالیٰ تمہیں یہیں شہادت نصیب کرے گا۔“ انہوں نے حضور مسیح علیہ السلام کے ارشاد کی تکمیل کی اور غزوہ پر جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ آپ ﷺ گھر میں بیٹھ کر مجاہدین کی کامیابی کے لیے دعا میں مانگنے لگیں۔ ام ورقہ بن عقبہ مسلمانوں کی کامیابی پر بڑی خوش ہوئیں۔

اوائل ندویہ کا شکر کا دیکھا دیا۔

جرأت کردار

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

15 مشاہیر اسلام جو بچوں کی کتب میں (فاتحین اور مسلم سائنس دان) موجود تھے، انہیں بھی کتابوں سے نکال باہر کیا۔ مطالعہ پاکستان میں تحریک پاکستان کا حوالہ اسلامی بنیادوں کی بجائے ثقافتی حوالہ بنا دیا گیا۔ نسلوں کو بے دین، سیکولر بنانے کی چونکی ہے جو بالآخر کامل سامان لے آ رہی ہے۔

انسانی تاریخ کا ایک عظیم مجرہ ہے جو ہم سے ملحقہ سرحد پار 20 سال کے اندر برپا ہوا دیکھا۔ پوری دنیا کو دو اٹکیوں کے درمیان سو شل میڈیا پر رکھنے والا آج کا مسلمان بالعلوم اور نوجوان بالخصوص وہ سادھے کیوں ہے؟ کیا اس نے پوری دنیا کی سائنس، فیضالوجی اور سیکولر ازم کو چنچا چور ہوتے افغانستان میں نہیں دیکھا؟ اسلام کی عظمت و شوکت کا ہملا تا پر چشم ہمارے نوجوان کا سرمایہ فخر کیوں نہ ہنا؟ اتنے دم بخود کر دینے والے معمر کے پر امریکا یورپ کی سانس رک گئی مگر ہمارے جوں کے توں کچھ نام نہاد اسکا، موئی و شغل اپنے بکر اس سے نظریں چراتے، منہ پھیر کر گزر جاتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ نوجوان نسل کو اسلام کے نام پر اکٹھا کر کے پڑھانے کے نام پر جو کچھ جاری ہے اس کی ایک کلپ موصول ہوئی۔ اس میں چار لڑکے تقریباً عمریں 14 تا 16 سال مساجد، خطبہ جمعہ اور خطیب صاحبان پر کوہرا انشائی فرمائے ہیں۔ دکھایا یہ جا رہا ہے کہ ہم ”یوچہ“ (نوجوانوں) کے سوالوں کے جواب نہیں دے پا رہے، اس لیے وہ اسلام سے، مساجد سے بھاگتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ لڑکے بکنگھم پیلس یا وائٹ ہاؤس میں پیدا نہیں ہوئے۔ پاکستان ہی کے چھوٹے بڑے شہروں قصبوں کی خاک پھاٹک کر پلے بڑھے ہیں۔ ان کے کافنوں میں اذان بھی دی گئی۔ مسلمان والدین، نخبیاں دھیلیاں رکھتے ہیں۔ لیکن منہ ثیر ہے کر کے فرنگی لبجھ میں کیا فرمائے ہیں، ملاحظہ فرمائے۔ ایک سرچہ ماہ کہتا ہے: میری یہ ”جزل آبزروشن“ ہے کہ فرانسیس کے خطبے جواروں میں ہوتے ہیں اس میں ایک ہی بات ہو رہی ہوتی ہے۔ نماز پر ہو گئی، زکوٰۃ پر اگلی مرتبہ ہو جائے گی۔ تیج ہی میں دوسرا لڑکا قبیلہ بار بولتا ہے: 313 مسلمان، جنگ بدر، معراج کا واقعہ، بہت دفعہ سن لیا ہم نے۔ (313 پر بھی ہنسے۔) حضرت جبراہیل، پروفیٹ کا دن، لگاتار 365 دن یہی سب کچھ مولوی وہی بتائے جا رہا ہے۔ ایک نے حوالہ دیا ڈاکٹر اسرار احمد اور ذا کرنا نیک کا توبیدار ہے وہن ان پر بھی چڑھوڑا۔

کراز اولی دلانے کو نعرہ زن ہوا کرتے تھے۔ گزشتہ میں سالوں نے ہمیں بے حسی کی اتھا گہرا نیوں میں پھیک دیا۔ اب کشیریوں کا پرسان حال کوئی نہیں۔ ہوا کیا؟ رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قال جو آنکھ ہی سے نہ پٹکے تو وہ لہو کیا ہے؟ اب ہمارے ہبہوں کا قلی جم بھی ہے۔ ہم نے ناسیں الیون کے بعد صرف افغان بھائیوں کی سرزی میں اور ہبہوں کا سودا نہ کیا تھا، وائل عرب ممالک اپنے اثر و سوخت کو مسلمان بھائیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے رقی بر ابر بھی حصہ ڈالنے کو تیار نہیں۔ خود ہماری اپنی شرگ کشیری کے لیے دونوں اطراف کی خلافوں میں ایک واضح فرق دیکھا جا سکتا ہے۔ کشیری ہم سے اپنا رشتہ لکھ لالہ اللہ کے حوالے سے جاتے ہیں۔ ہم نظریے کی بنیاد پر ایک لڑکی میں پردوئے ہوئے ہیں۔ اسی نام پر ان کے ہاں پاکستان، جہاد فی سینبل اللہ اور شہادت اصل بنیاد ہے۔

اول ہر پاکستان، 5 فروری شفافت کے رنگوں میں رنگ کرڈرائے، نیبلو، موسیقی کے ساتھ مناتا ہے۔ ہماری جوان خوبصورت لڑکیاں چھانٹ چھانٹ کر اسٹچ پر شفافتی ہلیے، زیور، رگنی کی چھپ دکھاتیں، بال پھیلائے بلا دوپٹہ میک اپ سے آلودہ صورتیں لیے اخبار میں دکھلیجیے۔ کیپشن: ”لہ ہو کاٹ لہ رائے خواتین یونیورسٹی کی تھیکنگ کشیر تقریب میں طالبات نے کشیری ڈریس پہن رکھے ناچ گانے کا اہتمام تیار تھا۔ ہے سیکورٹی اور کوونا خدشات پر (خوف خدا نہیں!) منشوخ کرننا پڑا“ (مردہ ہے مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس،) کی تخفیض اقبال پہلے یہ کرچکے۔ نوجوان نسل کے بگاڑ پر نصابی حملے کچھ کم تو نہیں۔ نصابوں کے ساتھ حکومتوں کے ہمکھواڑ دیدنی ہیں۔ سیکولر برلن میٹھی بھر دانشوروں کے شور شراء بے پر جوتا زہر تین کتر پیوں کے کیساں تو قی انصاب کا حلیہ بگاڑا گیا ہے، اس نے چھوٹی جماعتوں میں قوی شاخست مٹا کر کھو دی۔ کشیری ڈے سمجھی، قید و بند کی لائپنٹا صوبیتیں۔ لاٹچی کے خوفناک سائی، آئے روز شہادتیں روئی کرلاتی تصاویر! ہم ہر سال دو تین مرتبہ سڑکوں پر ہیزرا آؤزاں کرنے کا زبانی جمع خرچ کرتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔ کشیری ڈے سمجھی اخبارات میں رنگ برگی تصاویر، کشیری شفافت اور یہ شاہراہے لمز سے لا کر ہمارے بچوں کی فکری آیاری کا سامان کرنے والی ڈاکٹر مریم چفتائی کا، جنہیں قوی انصاب میں بانیاں کے تذکرے غیر ضروری محosoں ہوئے!

غصہ پی جانے کی عظمت اور غصہ کے نقصانات

پروفیسر محمد یوسف جنوبی

دہرا یا تو بھی آپ نے لافت گھبہ ہی فرمایا یعنی غصہ چھوڑ دو۔ رسول اللہ ﷺ کے نصائح تو بے شمار ہیں مگر اس شخص کو بار بار آپ نے غصہ چھوڑ دینے کی تلقین کی کیونکہ غصہ رائیوں کی بڑی ہے۔ غصے کی حالت میں انسان آپ سے باہر ہو جاتا ہے۔ وہ حواسِ گم کر دیتے ہیں۔ اپنی زبان سے وہ ایسے الفاظ بول دیتا ہے جن پر خود پچھتا تاہے اور وہ الفاظ واپس لینا چاہتا ہے مگر ایسا ممکن نہیں ہوتا اسے اپنے نامناسب الفاظ یا نامناسب عمل کے وہ نتائج بھگتا پڑتے ہیں جن کو وہ بھول رہا ہوتا ہے۔ جس سے وہ اکثر اپنا نقصان کر دیتے ہیں۔

ایک شخص نے بڑی خریدی۔ گاڑی گھر کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ اندر سے اس کا معموم پچھا باہر نکلا اس کے پا تھے میں چالی تھی اس نے چالی کے ساتھ نی گاڑی پر لکیریں لگا دیں۔ جب باپ نے دیکھا کہ نی گاڑی داغ دار ہو گئی ہے، اسے غصہ آگیا وہ یہ نقصان برداشت نہ کر۔ کا اور معصوم پنج کو دکا دے دیا۔ بچ پنجے کھر کے لیے بچ معدن دہو گیا۔ بازو کا وہ نقصان ہوا کہ زندگی کا بھر کے لیے بچ کھر دہو گیا۔ باپ کو اپنے طیش کا بتیجہ بھگتا پڑا۔ اگر وہ غصے میں آ کر بیٹھے کو دھکانہ دیتا بلکہ گاڑی کا معمولی سماں نقصان برداشت کر لیتا، اسے پیار سے سمجھا تایا زیادہ سے زیادہ معمولی سی ڈاٹ ڈپٹ کر لیتا تو بڑے نقصان سے فتح جاتا۔ چونکہ غصہ فوری اشتغال کا نام ہے اس لیے اس پر قابو پانا مشکل ہے اور اکثر لوگ ضبط کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ لوگوں وہ نہیں جو متابل کو گرا دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پالے۔

کمزوروں پر غصہ زیادہ آتا ہے اس لیے کہ ان کی طرف سے رُمل کا ڈر نہیں ہوتا اسی لیے افراد متحتوں پر غصہ نکالتے ہیں اور صاحب خانہ نوکر کو برا بھلا کنہ سے

انسان اخلاقی اور عملی کمزوروں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسوہ حسنے سے ان کمزوروں اور ناپسندیدہ اعمال کو واضح کر دیا ہے۔ انسان کا امتحان ہے کہ وہ کہاں تک ان طبعی کمزوروں پر قابو پا کر زندگی گزارتا ہے۔ جو انسان عقل مندی سے کام لیتا ہے وہ آخرت کی جواب دی کے خوف سے بڑی باتوں اور ناپسندیدہ عادات سے باز رہتا ہے۔ اس کے برعکس برائیاں کمانے والے آخرت کی زندگی میں سزا پا سکیں گے۔

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوبیوں اور برائیوں سے آگاہ کر دیا ہے۔ جو اس تعلیم سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ اپنی بد علی کا کوئی عذر نہیں پیش کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی کسی برائی سے بچنے کا حکم نہیں دیا جس سے بچنا انسان کے لیے ممکن نہ ہو۔ اخلاقی برائیوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ مثلاً حمد بغض، نفرت، بدخواہی، کیمی، بے انصافی، ظلم و زیادتی، جھوٹ، غیبت، بہتان، فحش کلامی، بے صبری، تکریر، وغیرہ ان برائیوں میں ایک برائی غصہ ہے جو بڑے نتائج بد سے فتح سکتا ہے۔ جب کوئی انسان اپنے مراج یا اپنی مرضی کے خلاف کوئی کام دیکھتا ہے تو اس کی طبیعت میں اس کے خلاف اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ میں غصہ ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے موقع پر ضبط سے کام لے تو وہ نتائج بد سے فتح سکتا ہے۔ مگر عام طور پر ایسا ہوتا نہیں بلکہ بنده غوری طور پر اپنا رُمل خاہر کر دیتے ہے اور اکثر اوقات بعد میں پچھتا ہے اور اس کا پچھتا نا اس کے لیے حضرت کا باعث بن جاتا ہے۔

کسی شخص نے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت چاہی تو آپ نے فرمایا غصہ نہ کیا۔ اس نے عرض کی کوئی اور نصیحت۔ آپ نے فرمایا غصہ نہ کیا۔ سائل نے اپنا سوال

نیو یوک کے نام پر انہیں بچے قرار دے کر کیا یوں مسلمات دین پر ہر زمانی کو کھلا چھوڑا جاسکتا ہے یہ گھاگ زبان دراز مزید بہت کو حوصلہ دیں گے، جو جی میں آئے کہہ گزرنے کا جس کی فزکس کمزور ہوتی ہے وہ کالی اسکرینوں پر بیٹھ کر نیویشن آئن اسائنمن کے لئے نہیں لیتا، جا کر کسی ڈاکٹر پر دیزیز ہو جھائی سے فزکس پڑھتا ہے۔ جس کا ایمان، اسلام کا فم کمزور ہوتا ہے وہ اپنی جہالت کا کھلا افہما پر جا بلانہ ڈیویز اپ لوز کر کے یہ نہیں کہتا کہ دنیا میں کوئی اسلام پڑھانے والا ہی موجود نہیں۔ (ترے دماغ میں ہتھ خانہ تو کیا کیجیے!) یہ بے چاری یا یوچہ کی کس پرسی یا بڑوں کی نا، ملی خداخواست نہیں ہے۔ انہوں نے اسلام پڑھا ہے پر دیزیز ہو جھائی سے، اور فزکس، الیکٹر نیکس پڑھی ہے طالبان سے۔ امریکی ہواں بیڑے کے جہاز اور مایا ناڑیلی کا پڑھ افغانستان کے طول وعرض میں طالبان کے ہاتھ گرا اونڈہ لوگے! ایک دیویز میں امریکی جہاز کے دو پروں پر دو طالب کھڑے ہیں، جس کے نیچے کیشن لگی ہے: ”دو ونگ کمانڈر رز!“ سواب یہ بے چارے بھکی بھکی با تکر رہے ہیں۔

313 کا بدری حوالہ بھی تو کابل کا ہے، البدرالثانی کا! تاہم یہ ضرور ہے کہ یوچہ کے نام پر ضرر مساں ہر زمانی رویوں کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ سچیدگی سے علماء سے بیٹھ کر قرآن، اسلام، تاریخ حدیث پڑھ جیسے علم سکھنے کے لیے یہ درکار ہوتا ہے۔ ناز اور تکبیر سے اینہے کرتے تو دنیاوی علم پاٹھ نہیں آتا، کجا کر کا تب وحی فرشتوں کے ہاتھوں کالکھا، جبراائل امین کے مبارک واسطے سے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر اتر ارب کائنات کا آخری پیغام! جس کی قد و قیمت پر جو شش کی (عظمیم) یا فام باندی سیدہ ام ایمن بیٹھنے کے بیتے آنسوؤں کی مبارک لیاں گواہ میں کہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ فرمائے، اب زمین و آسمان کے ما میں رابط (بصورت وحی الہی) منقطع ہو گیا!“ اے ناکھنہ نادان لڑکے! اپنی لاعلی اور کچھ نہیں پر تو بکر کو، کسی صاحب علم، عالم دین کے آگے گجز سے جا کر قرآن پڑھو۔

قرآن میں ہو غوط زن اے مرد مسلمان اللہ کرے تجھ کو عطا جرأت کردار! جرأت کردار اسلامی شعائر پر چڑھ دوزنے کا نام نہیں، کفر کی طاقتیں کو سرگوں کرے کا ہے، صورت حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت خالد بن ولید بن شیخ!

نہیں چوتا۔ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور نوکر کو ادنیٰ تصور کرتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی انسان ہے مرد کو گھر انے کاسر براد بنایا گیا ہے۔ اس کے پاس اختیار ہوتا ہے اور بڑائی کے زعم میں وہ اپنی عورت پر زیادتی کرتا ہے جس سے گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے۔ اسی لیے نکاح کے وقت مرد کو مخاطب کر کے بار بار تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے اختیار کو استعمال کرنے میں نامناسب روایہ اختیار نہ کرے۔ عورت نے اُس کے گھر کو سنجلا ہوتا ہے اور وہ ہر طرح کی خدمات فراہم کرتی ہے اس کے بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ بھی عورت اگر کوئی غلطی کرتی ہے تو شوہر غصے میں اُس کو بذریعی پر اتراتا ہے۔ بھی کبھی تو معموں سی غلطی پر طلاق کا نظر بھی کہہ گزرتا ہے۔ مگر جلدی ہی پچھتا تاکہ اس کی مفتی کے پاس جاتا ہے تاکہ طلاق موثر نہ ہو۔ مگر مفتی بتاتا ہے کہ اب تو طلاق ہو چکی اور وہ عورت تمہاری بیوی نہیں رہی۔ اس وقت سوائے پچھتائے کے اُسے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ غصے کا اثر اب اسے زندگی بھر کی پریشانی کی صورت میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔ مرد سمجھتا ہے میں بیوی کا مجازی خدا ہوں مگر وہ بھول جاتا ہے کہ خدا تو بندوں کو معاف کر دیتا ہے کیا وہ بھی ایسا کرتا ہے۔

راتے کے اوپر گری پڑی تھی اور گزرنے والوں کے لیے تکلیف کا باعث تھی۔ ہر ذی روح اللہ تعالیٰ کے کنبہ کا فرد ہے اور اسے ہر فرد سے پیار ہے۔ لہذا اس کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کوہ بڑی اہمیت دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ناراض ہوتا ہے جو دوسروں کے لیے دکھ، اذیت اور ظلم کا باعث بننے میں یہ بات حقوق العباد کی اہمیت سمجھنے کے لیے راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

بیوی کے نامناسب رویے سے ہر شوہر کو پالا پڑتا ہے۔ کسی بڑے سے بڑے شخص کو بھی اس سے استثنائیں کیونکہ عورت یہی بچلی سے پیدا کی گئی ہے۔ لہذا اس کے ٹیڑھ پن کو حکمت اور خوف خدا کے تحت برداشت کرنا ہی سمجھداری ہے۔ عورت کو بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی قوامیت کو تسلیم کرے اور برابری کا دعویٰ نہ کرے۔ اور اس کی جائز اور حلال کمائی میں خوشی سے گزارہ کرے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی کثرت کو دوزخ میں دیکھا کہ وہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی رہیں۔ اس عورت کو آپ نے جنت کی بشارت دی ہے جس کا شوہر اس کے رویے سے خوش رہا ہو۔



اللَّهُوَاتِ الْيَمِنِيَّةِ دُعَاءُ مَغْفِرَةٍ (۶)

☆ حلقہ بہاول نگر کے ملزم رفیق شیرخان وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0341-8241726

☆ حلقہ کراچی شہابی، گلشن معمار کے مبدی دی رفیق عبدالاقیم شفیع وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 021-36947219

☆ حلقہ کراچی وسطیٰ بگوار بھروسی کے رفقاء جناب اشعر صدیقی اور جناب حماد صدیقی کے والد وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0311-2662204

☆ حلقہ کراچی وسطیٰ، شاہ فیصل کے ناظم بیت المال جناب حافظ محمد نصر اللہ کے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0333-3002402

☆ حلقہ ملکانڈ کے منفرد اسرہ کے نقیب شہزاد ایوب کے چچا وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0345-9808829

☆ حلقہ نیمیر پختونخوا جنوبی، پشاور شہر کے رفیق محترم حیدر زمان اور محترم منصور احمد کی دادی وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0314-5518617

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے

ذعاء مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَأَرْمَمْهُمْ وَأَدْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا

ایک غریب آدمی محنت مزدوری کرتا ہے، مشکل سے اپنے بمال بچوں کے لیے کھانے کا بندوبست کرتا ہے۔ اس کا دل چاہا کہ کسی دن گوشت پکائے۔ اس نے کمی ماہ کی معمولی بچت سے ایک دن گوشت خریدا اور بیوی کو پکانے کو کہا اور خود مزدوری کرنے چلا گیا۔ دل میں خوش تھا کہ آج گھر جاؤں گا تو اچھا کھانا ملے گا۔ شام کوہ گھر آیا تو اس کی بیوی نے اسے کھانا دیا جب وہ کھانا کھانے لگا تو اس میں نہ کس قدر رزیادہ تھا کہ وہ ایک لقمه بھی نہ کھا سکا۔ اسے اپنی عورت پر غصہ آیا۔ اس نے رد عمل کے طور پر بیوی کو اس غلطی پر سزا دینا چاہی۔ مگر جلد ہی اس کے دل میں خیال آیا کہ غلطی تو کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔ اگر میری بیٹی سے اس طرح کی غلطی ہو جاتی تو میں چاہتا کہ اُسے معاف کر دیا جائے چنانچہ اس نے اپنی بیوی کی غلطی معاف کر دی۔ وہ بندہ فوت ہو گیا تو بستی کے کسی نیک اور پارسا آدمی کو خواب میں ملا۔ اس نیک آدمی نے اس سے پوچھا تمہارا کیا حال ہوا۔ وہ کہنے لگا میرا حساب لیا جانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک کر کے میرے گناہ بتائے اور پوچھا تم نے یہ گناہ

Can Israel Stop the World from Saying ‘Apartheid’? Concealing the Suffering in Palestine

On January 27, 2022, the Hebrew-language news site Walla published part of the text from a telegram sent by Amir Weissbrod—who is part of the Israeli Foreign Ministry—to Israeli embassies around the world. The telegram warned the Israeli diplomats that in the upcoming 49th regular session of the United Nations Human Rights Council (UNHRC), which is expected to begin on February 28, a report will be tabled regarding Israel’s 2021 bombing of Gaza. This report will apparently use the word “apartheid” to refer to Israel’s occupation of the Palestinians, according to the telegram. Weissbrod relayed Tel Aviv’s instructions regarding the report prepared by a UNHRC-appointed committee to the Israeli diplomats through this telegram: “The main goal [for Israel] is to delegitimize the committee, its members and products” and “To prevent or delay further decisions.”

After a four-year investigation, on February 1, 2022, Amnesty International released a 280-page report with a sharp headline, “Israel’s Apartheid Against Palestinians.” Amnesty “concluded that Israel has perpetrated the international wrong of apartheid, as a human rights violation and a violation of public international law wherever it imposes this system. It has assessed that almost all of Israel’s civilian administration and military authorities, as well as governmental and quasigovernmental institutions, are involved in the enforcement of the system of apartheid against Palestinians across Israel and the OPT [Occupied Palestinian Territory] and against Palestinian refugees and their descendants outside the territory.” Amnesty further said that these acts “amount to the crime against humanity of apartheid under both the Apartheid Convention and the Rome Statute.” Israel’s Foreign Minister Yair Lapid retaliated by accusing Amnesty of quoting “lies shared by terrorist organizations.” As if on cue, Israel’s government accused Amnesty of anti-Semitism. The Amnesty report will provide key material for the UNHRC investigation. One of the

immediate issues that will be the focus of attention for the UNHRC session is Israel’s Operation Guardian of the Walls against the Palestinians in Gaza in May 2021. According to a July 2021 report by Human Rights Watch (HRW), which looked at three Israeli strikes that were part of the operation “that killed 62 Palestinians,” there were “no evident military targets in the vicinity.” In its report, HRW used the term “war crimes” to describe attacks by “Israeli forces and Palestinian armed groups.” When the firing stopped after 11 days, the UNHRC passed a resolution in late May 2021 to establish an “ongoing independent, international commission of inquiry” to investigate various crimes in the OPT, including East Jerusalem, and in Israel. Navi Pillay, the former UN high commissioner for human rights and a former South African judge, was appointed to chair the three-person commission, which also included Miloon Kothari, an Indian architect; and Chris Sidoti, an Australian human rights lawyer. The commission is expected to present its first report to the UNHRC in June 2022.

The commission chaired by Pillay is the ninth commission established by the UNHRC to investigate Israeli actions against the Palestinians. It has a very broad mandate that includes to study violations of international humanitarian law, according to the “four Geneva Conventions of 1949,” which both Israel and Palestine are party to, and to continue to investigate these crimes into the future. It is widely expected that Pillay’s report will use the word “apartheid” to define Israeli policy in the OPT. This would not be the first time that a United Nations report has used this term to define Israeli actions against the Palestinians. In 2017, the UN Economic and Social Commission for Western Asia (ESCWA) released a report prepared by Richard Falk, “a former United Nations special rapporteur on the situation of human rights in the Palestinian territories occupied since 1967,” and Virginia Tilley, “a researcher and professor of political science at Southern Illinois University.” The report defined

Israeli policy against the Palestinians as “apartheid” as understood under international law (in his 2014 report, Falk had already used the term “apartheid”). The release of that 2017 report led to the resignation of ESCWA head Rima Khalaf, a distinguished Jordanian diplomat, after she faced “pressure from the [UN] secretary-general to withdraw the report.”

In 2006, the Israeli government set up a Ministry of Strategic Affairs to essentially run a campaign against the Boycott, Divestment and Sanctions (BDS) movement. This hasbara(explaining or, more specifically, propaganda) ministry operated an information war that sought to delegitimize BDS activists and to paint anyone who supported the movement as an anti-Semite. Largely due to criticisms of its heavy-handedness, the Ministry of Strategic Affairs was shut down in July 2021 and some of its functions were shifted to the Ministry of Foreign Affairs. Amir Weissbrod’s telegram from the Ministry of Foreign Affairs is essentially Hasbora 2.0. On January 23, 2022, the Israeli government set up a new project—Concert—inside the Foreign Ministry. This well-funded project will carry forward the mission of Solomon’s Sling—“a Public Benefit Corporation (PBC) but controlled by government representatives,”—to burnish Israel’s image around the world, particularly in the West. Concert will be the means through which the Israeli government plans to transfer millions of dollars to nongovernment organizations and media houses to ensure that the reporting about Israel is positive. “Delegitimization” of any critics of Israel is part of the agenda this project aims to achieve.

The telegram sent by Weissbrod is part and parcel of Hasbora 2.0. Weissbrod is an experienced hand, having served Israel at the United Nations in New York and as an ambassador in Jordan, besides working in various ministries in Tel Aviv. In 2011, he told Haaretz that the diplomats from most countries understand Israel’s position relating to the “Palestinian Authority” “behind closed doors” but they “are not willing to state publicly what they readily say in a private meeting with Israeli representatives, which is often infuriating.” What such duplicity reveals is that these foreign representatives, who agree with Israel “behind

closed doors,” recognize that public opinion in their countries is against Israeli policy, but these representatives know that they must not annoy the Israelis or the U.S. diplomats, who would otherwise make life difficult for their countries.

Israel recognizes that few of the countries in the UNHRC will vote against the report that is expected to brand it as an “apartheid state.” It will try to do two things to prevent the report from coming out: delegitimize the commissioners, notably Pillay, and ask the United States to use its membership on the UNHRC to delay the release of the report. In March 2021, Fatou Bensouda, the prosecutor of the International Criminal Court (ICC), confirmed that her office had opened an investigation relating to “Rome Statute crimes” by Israel against the Palestinians. There are effectively four Rome Statute crimes: crime of genocide, crimes against humanity, war crimes and the crime of aggression. Each of these crimes is horrendous. What Israel fears is that a negative report in the UNHRC might provide evidence for the ICC investigation. On January 3, 2022, Israel’s Foreign Minister Yair Lapid told Israeli journalists that his government fears that this year a set of international institutions will try to portray Israel as an “apartheid state.” These institutions include the UNHRC, the ICC, the International Court of Justice, and the Committee on the Elimination of Racial Discrimination.

Two years ago, in June 2020, however, one of Israel’s most respected human rights organizations—Yesh Din—published a report with a startling conclusion: “It is a difficult statement to make, but the conclusion of this opinion is that the crime against humanity of apartheid is being committed in the West Bank. The perpetrators are Israelis, and the victims are Palestinians.” Such statements are anathema to Lapid and Weissbrod, but—according to Israeli human rights groups (including B’Tselem) and Palestinian human rights groups (including Al-Haq and Addameer) as well as Amnesty International and Human Rights Watch—are a reflection of the facts witnessed on the ground, and no amount of Hasbora 2.0 can erase these facts.

Courtesy: An article Vijay Prashad; published in The Globetrotter

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگرفری
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

